رات خدا سے دُعا مانگتا رہا * جب فجر ہوئي - سب لونڈیون کو
کشتي پر سوار کرکے لائے - سوداگر خوش ہوئے - اپني اپني
کنیزکین لین - سب آئین مگر ایک ملکه اُن مین نه تهي *
مین نے پوچها که میري لونڈي نہین آئي - اِسکا کیا سبب
هي ؟ اُنہون نے جواب دیا که هم واقف نہین - شاید بادشاه
نے پسند کي هوگي * سب سوداگر مُجهے تسلّي اور دلاسا دینے لگے -
که خیر جو هوا سو هوا تو کُرهه مت اُسکي قیمت هم سب بهري
کرکر تجهے دینگے * میرے حواس باخته هوگئے * مین نے کها که
اب مین عجم نہین جانے کا - کشتي والون سے کہا یارو ! مجهے بهي
اپنے ساتهه لے چلو - کنارے پر اُتار دیجیو * وے راضي هوئے - مین
جهاز سے اُترکر غُراب مین آ بیٹها - یهه کُتّا بهي میرے ساتهه
چلا آیا *

جب بندر مین پہنچا ایک صندوقچه جواهر کا جو ملکه اپنے
ساتهه لائي تهي اُسے تو رکهه لیا - اور سب اسباب شاه بندر کے
نوکرون کو دیا اور مین جاسوسي مین هرکہین پهرنے لگا که
شاید خبر ملکه کي پاؤن - لیکن هرگز سراغ نه ملا اور نه اس
بات کا پتا پایا * ایک رات کو کسو مکر سے بادشاه کے بهي
محل مین گیا اور ڈهونڈها - کچهه خبر نه ملي * قریب ایک
مهینے کے شهر کے کوچے اور محلّے چهان مارے - اور اُس غم سے
اپنے تئین قریب هلاکت کے پهنچایا - اور سودائي سا پهرنے لگا *
آخر اپنے دل مین خیال کیا - که غالب هي شاه بندر کے گهر
مین میري بادشاه زادي هووے تو هووے - نہین تو اور کہین

نہین * شاہ بندر کی حویلی کے گرد پیش دیکھتا پھرتا تھا - کہ کہین سے بھی جانے کی راہ پاؤن تو اندر جاؤن *

ایک بدر رو نظر پڑی کہ موافق آدمی کی آمد و رفت کے ہے - مگر جالی آھنی اُسکے دھانے پر جڑی ھی * یہہ قصد کیا کہ اِس بدر رو کی راہ سے چلون - کپڑے بدن سے اُتارے اور اُس نجس کیچڑ مین اُترا * ہزار محنت سے اُس جالی کو توڑا اور سنڈاس کی راہ سے چور محل مین گیا * عورتون کا سا لباس بناکر ہر طرف دیکھنے بھالنے لگا * ایک مکان سے آواز میرے کان مین پڑی جیسے کوئی مُناجات کر رہا ھی * آگے جاکر دیکھون تو ملکہ ھی کہ عجب حالت سے روتی ھی اور ناک گھسنی کر رہی ھی اور خدا سے دُعا مانگتی ھی - کہ صدقے اپنے رسول کے اور اُسکی آل پاک کے مجھے اِس کُفرستان سے نجات دے - اور جس شخص نے مجھے اسلام کی راہ بتائی ہے اُس سے ایکبار خیریت سے ملا * مین دیکھتے ہی دوڑکر پاؤن پر گر پڑا - ملکہ نے مجھے گلے لگا لیا - ہم دونون پر ایک دم بیہوشی کا عالم ہوگیا * جب حواس بجا ہوئے مین نے کیفیت ملکہ سے پوچھی - بولی جب شاہ بندر سب لونڈیون کو کنارے پر لیگیا - مین خدا سے یہی دُعا مانگتی تھی - کہ کہین میرا راز فاش نہو - اور مین پہچانی نجاؤن اور تیری جان پر آفت نہ آوے * وہ ایسا ستّار ھی کہ ہرگز کسونے نہ دریافت کیا کہ یہہ ملکہ ھی - شاہ بندر ہر ایک کو بہ نظر خریداری دیکھتا تھا * جب میری باری ہوئی - مجھے

پسند کر کر اپنے گھر میں چھپکے بھیج دیا - اوروں کو پادشاہ کے حضور گُذرانا *

میرے باپ نے جب اُن میں مجھ نہ دیکھا سب کو رُخصت کیا - یہہ سب پرپنچ میرے واسطے کیا تھا * اب یوں مشہور کیا هی که پادشاہ زادي بهت بیمار هی - اگر میں ظاهر نه هوئي تو کوئي دن میں میرے مرنے کي خبر سارے مُلک میں آویگي - تو بدنامي بادشاہ کي نهووے * لیکن اب میں اِس عذاب میں هوں که شاہ بندر مجهه سے اور اِرادہ دل میں رکهتا هی - اور همیشه ساتهه سونے کو بُلاتا هی - میں راضي نهیں هوتي * از بسکه چاهتا هی - ابتک میري رضامندي منظور هی لهذا چپ هو رهتا هی * پر حیران هوں اس طرح کهاں تک نبهیگي - سو میں نے بهي جي میں یهه ٹههرایا هی که جب مجهه سے کچهه اور قصد کریگا تو میں اپني جان دونگي اور مر رهونگي * لیکن تیرے مِلنے سے ایک اور تدبیر دل میں سوجهي هی - خدا چاهے تو سواے اس فکر کے دوسري کوئي طرح مخلصي کي نظر نهیں آتي *

میں نے کها فرماؤ تو - وہ کون سي تدبیر هی ؟ کهنے لگي اگر تو سعي اور محنت کرے تو هوسکے * میں نے کها میں فرمانبردار هوں - اگر حکم کرو تو جلتي آگ میں کود پڑوں - اور سیڑهي پاؤں تو تمهاري خاطر آسمان پر چلا جاؤں - جو کچهه فرماؤ سو بجا لاؤں * ملکه نے کها تو بڑے بُت کے

بتخانے مین جا اور جس جگہہ جوتیان آتارتے هین وهان ایک سیاہ ٹاٹ پڑا رهتا هی • اس مُلک کي رسم هی کہ جو کوئي مُفلس اور مُحتاج هو جاتا هی - آس جگہہ وہ ٹاٹ آوڑهہ کر بیٹهتا هی - یہان کے لوگ جو زیارت کو جاتے هین موافق اپنے اپنے مقدور کے آسے دیتے هین •

جب دو چار دن مین مال جمع هوتا هی - پنڈت ایک خلعت بڑے بُت کي سرکار سے دے کر آسے رخصت کرتے هین - وہ تونگر هوکر چلا جاتا هی - کوئي نہین معلوم کرتا کہ یہہ کون تہا • تو بهي جاکر آس پلاس کے نیچے بیٹهہ - اور هاتهہ مُنہہ اپنا خوب طرح چهپا لے اور کسو سے نہ بول • بعد تین دن کے برهمن اور بُت پرست هر چند تجہے خلعت دیکر رخصت کرین - تو وهان سے هرگز نہ آٹهہ • جب نہایت مِنّت کرین تب تو بولیئو کہ مجہے روپیہ پیسا کچہہ در کار نہین - مین مال کا بهوکها نہین - مین مظلوم هون - فریاد کو آیا هون - اگر برهمنون کي ماتا میري داد دے تو بہتر - نہین تو بڑا بُت میرا انصاف کریگا اور آس ظالم سے بهي بڑا بُت میري فریاد کو پہنچیگا • جب تک وہ مان برهمنون کي آپ تیرے پاس نہ آوے - بہتیرا کوئي مناوے تو راضي نہوجیو • آخر لاچار هوکر وہ خود تیرے نزدیک آویگي وہ بہت بوڑهي هی - دو سو چالیس برس کي عمر هی - اور چهتّیس بیٹے آسکے جنے هوئے بُتخانے کے سردار هین اور آسکا بڑے بت کے پاس بڑا درجہ هی • اس سبب

اُسکا اِتنا بڑا حکم ھي کہ جتنے چھوٹے بڑے اس ملک کے ھیں اُسکے کہنے کو اپني سعادت جانتے ھیں - جو وہ فرماتي ھی بسر و چشم مانتے ھیں * اُسکا دامن پکڑ کر کہیو ای مائي ! اگر مُجھہ مظلوم مُسافر کا اِنصاف ظالم سے نہ کریگي - تو میں بڑے بُت کي خدمت میں ٹکّریں مارونگا - آخر وہ رحم کھا کر تجھہ سے میري سفارش کریگا *

اُسکے بعد وہ برھمنوں کي ماتا جب تیرا سب احوال پوچھے تو کہیو کہ میں عجم کا رھنے والا ھوں - بڑے بت کي زیارت کي خاطر اور تمھاری عدالت سنکر کالے کوسوں سے یہاں آیا ھوں * کئي دنوں آرام سے رھا - میري بیبي بھي میرے ساتھہ آئي تھي - وہ جوان ھی اور صورت شکل بھي اچّھي ھی اور آنکھہ ناک سے درست ھی - معلوم نہیں کہ شاہ بقدر نے اُسے کیونکر دیکھا - بزور مجھہ سے چھین کر اپنے گھر میں ڈال دیا * اور ھم مُسلمانوں کا یہہ قاعدہ ھی - کہ جو نامحرم عورت کو اِنکي دیکھے یا چھین لے تو واجب ھی کہ اُسکو جسطرح ھو مار ڈالیں اور اپني جورو کو لے لیں - اور نہیں تو کھانا پینا چھوڑ دیں - کیونکہ جب تک وہ جیتا رھے وہ عورت خاوند پر حرام ھی * اب یہاں لاچار ھوکر آیا ھوں - دیکھیئے تم کیا انصاف کرتي ھو * جب ملکہ نے مجھے یہہ سب سکھا پڑھا دیا میں رخصت ھو اُسي تابدان کي راہ سے نکلا - اور وہ جالي آھنی پھر لگا دي *

صبح ھوتے بت خانے میں گیا اور وہ سیاہ پلاس اوڑھکر بیٹھا * تین روز میں اتنا روپیہ اور اشرفي اور کپڑا میرے نزدیک جمع

هوا که انبار لگ گیا ۔ چوتھے دن پنڈت بھجن کرتے اور گاتے بجاتے خلعت لیئے میرے پاس آئے اور رخصت کرنے لگے ۔ مین راضي نهوا - اور ڈھائي بڑے بُت کي دي - که مین گدائي کرنے نهين آیا - بلکه انصاف کے لیئے بڑے بُت اور برهمنون کي ماتا کے پاس آیا هون - جب تک اپني داد نه پاؤنگا یهانسے نه جاؤنگا ۔ وے سُنکر اُس پیر زال کے روبرو گئے - اور میرا احوال بیان کیا ۔ بعد اُسکے ایک چوبے آیا اور میرے تئين کهنے لگا - که چل ماتا بُلاتي هي ۔ مین وونهين ٹاٹ کالا سر سے پاؤن تک اوڑھے هوئے دھرے مین گیا ۔ دیکھتا هون که ایک جڑاؤ سنگھاسن پر جس مین لعل - الماس اور موتي - مونگا لگا هوا هي بڑا بُت بیٹھا هي - اور ایک کرسي زرّین پر فرش معقول بچھا هي - اُسپر ایک بُڑھیا سیاه پوش مسند تکئے لگائے اور دو لڑکے دس باره برس کے ایک داهنے اور ایک بائین شان و شوکت اور تجمّل سے بیٹھي هي ۔ مجھے آگے بُلایا - مین ادب سے آگے گیا اور تخت کے پائے کو بوسه دیا - پھر اُسکا دامن پکڑ لیا ۔ اُسنے میرا احوال پوچھا - مین نے اُسیطرح جس طور سے ملکه نے تعلیم کردیا تها ظاهر کیا ۔

سُنکر بولي کیا مُسلمان اپني استریون کو اُوجھل مین رکھتے هین ؟ مین نے کها هان تمهارے بچّون کي خیر هو - یهه همارې رسم قدیم هي ۔ بولي که تیرا اچّھا مذهب هي - مین ابهي حکم کرتي هون که شاه بندر بمعه تیري جورو آن کر حاضر هوتا هي - اور اُس گیدي کو ایسي سیاست کرون که بار دیگر ایسي حرکت نکرے - اور سبکے کان کھڑے هون اور ڈرین ۔ اپنے لوگون سے

پوچھنے لگي کہ شاہ بندر کون هی ؟ اُسکي مجال یہہ هوئي کہ بیگاني تریا کو بزور چھین لیتا هی ؟ لوگون نے کہا کہ فلانا شخص هی * یہہ سُنکر اُن دونون لڑکون کو (جو پاس بیٹھے تھے) فرمایا کہ جلدي اِس مانُس کو سانھہ لیکر پادشاہ کے پاس جاو - اور کہو کہ ماتا فرماتي هی کہ حُکم بڑے بُت کا یہہ هي کہ شاہ بندر آدمیون پر زور زیادتي کرتا هی چنانچہ اِس غریب کي عورت کو چھین لیا هی - اُسکي تقصیر بڑي ثابت هوئي * جلد اُس گُمراہ کے مال کا تعلیقہ کرکر اِس تُرک کے (کہ همارا منظور نظر هی) حوالے کر - نہین تو آج رات کو تو ستیاناس هوگا - اور همارے غضب مین پڑیگا * وے دونون طِفل اُٹھہ کر منڈپ سے باهر آئے اور سوار هوئے - سب پنڈے سنکھہ بجاتے اور آرتي گاتے جلو مین هو لیئے *

غرض وهانکے بڑے چھوٹے جہان اُن لڑکون کا پانو پڑتا تھا - وهانکي مٹي تبرُّک جانکر اُٹھا لیتے - اور آنکھون سے لگاتے * اِسي طرح پادشاہ کے قلعے تک گئے * بادشاہ کو خبر هوئي - ننگے پانو اِستقبال کي خاطر نکل آیا - اور اُنکو بڑے مان مہت سے لیجا کر اپنے پاس تخت پر بٹھایا اور پوچھا - آج کیونکر تشریف فرمانا هوا ؟ اُن دونون برهمن بچون نے مان کي طرف سے جو کچھہ سن آئے تھے کہا - اور بڑے بُت کي خَفَگي سے ڈرایا

پادشاہ نے سنتے هي فرمایا بہت خوب - اور اپنے نوکرون کو حکم کیا - کہ مُحصِّل جاوین اور شاہ بندر کو بمعہ

اُس عورت کے جلد حضور مین حاضر کرین - تو مین تقصیر اُسکي تجویز کرکے سزا دون * یہہ سُنکر مین اپنے دل مین گھبرایا کہ یہہ بات تو اچّھي نہوئي - اگر شاہ بندر کے ساتھہ ملکہ کو بھي لاوین تو پردہ فاش ہوگا - اور میرا کیا احوال ہوگا ؟ دل مین نہایت خوف زدہ ہوکر خدا کي طرف رجوع کي - لیکن میرے مُنہہ پر ہوائیان اُڑنے لگین - اور بدن کانپنے لگا * لڑکون نے یہہ میرا رنگ دیکھہ شاید دریافت کیا کہ یہہ حکم اِسکي مرضي کے موافق نہوا * وونہین خفا و بَرھَم ہوکر اُٹھے اور بادشاہ کو جھڑک کر بولے اي مردک ! تو دیوانہ ہوا ہي جو فرمان برداري سے بڑے بُت کي نکلا - اور ہمارے بچّون کو جھوٹھہ سمجھا - جو دونون کو بلوا کر تحقیق کیا چاہتا ہي ؟ اب خبردار تو غضب مین بڑے بُت کے پڑا - ہمنے تجھے حکم پہنچا دیا - اب تو جان اور بڑا بُت جانے *

اِس کہنے سے پادشاہ کي عجب حالت ہوئي کہ ہاتھہ جوڑ کر کھڑا ہوگیا - اور سر سے پاؤن تک رعشہ ہوگیا * مِنّت کرکے منانے لگا - بے دونون ہرگز نہ بیٹھے لیکن کھڑے رہے * اِس مین جتنے امیر اُمرا وہان حاضر تھے - ایک مُنہہ ہوکر بد گوئي شاہ بندر کي کرنے لگے - کہ وہ ایسا ہي حرام زادہ بدکار اور پاپي ہي - ایسي ایسي حرکتین کرتا ہي کہ حضور مین پادشاہ کے کیا کیا عرض کرین ؟ جو کچھہ برھمنون کي ماتا نے کہلا بھیجا ہي درست ہي - اِسواسطے کہ حکم بڑے بُت کا ہي - یہہ دروغ کیونکر ہوگا ؟ پادشاہ نے جب

سبکی زبانی ایک هي بات سني - اپنے کہنے سے بہت خجل اور نادم هوا * جلد ایک خلعت پاکیـــزہ مجھے دي - اور حکم نامہ اپنے هاتھہ سے لکھہ اُسپر دستي مُہر کر کر میرے حوالے کیا - اور ایک رقعہ مادرِ برهمنان کو لکھا اور جواهر اشرفیونکے خوان لڑکونکے روبرو پیشکش رکھہ کر رخصت کیا * مین خوشي بخوشي بت خانے مین آیا اور اُس بُوڑھیا کے پاس گیا *

پادشاہ کا خط جو آیا تھا - اُسکا یہہ مضمون تھا - القاب کے بعد بندگي - عجز و نیاز لکھکر لکھا تھا - کہ موافق حکم حضور کے اِس مردِ مسلمـــان کو خدمت شاہ بندر کي مقرر هوئي - اور خلعت دبي گئي * اب یہہ اُسکے قتل کرنے کا مختار هی - اور سارا مال و اموال اُسکا اِس تُرک کا هوا - جو چاهے سو کرے * اُمیدوار هون کہ میري تقصیر معاف هو * برهمنون کي مان نے خوش هو کر فرمایا کہ نوبتخانے مین بتخانے کي نوبت بجے * اور پانچ سو سپاهي برقنداز (جو بال باندهي کوڑي مارین) مُسلّح میرے همراہ کردیئے - اور حکم کیا کہ بندر مین جاکر شاہ بندر کو دستگیر کر کے اِس مُسلمان کے حوالے کرین - جسطرح کے عذاب سے اسکا جي چاهے اُسے مارے * اور خبردار - سواے اِس عزیز کے کوئي محل سرا مین داخل نہووے - اور اُسکے مال و خزانے کو امانت اُسکے سپرد کرین * جب یہہ بخوشي رخصت کرے رسیـــد اور صافي نامہ اِس سے لیکـــر پهـــر آوین - اور ایک سرے پاوٌ بُتِ بزرگ کي سرکار

سے میرے تئین دیکر سوار کرواکر وداع کیا *

جب مین بندر مین پہنچا ایک آدمي نے بڑھکر شاہ بندر کو خبر کي - وہ حیران سا بیٹھا تھا کہ مین جا پہنچا * غُصّہ تو دل مین بھرھي رھا تھا - دیکھتے ھي شاہ بنـدر کو تلوار کھینچ کر ایسي گردن مین لگائي کہ اُسکا سر الگ بھٹّا سا اُڑگیا * اور وھان کے گُماشتے خزانچي مُشـرّف داروغون کو پکڑوا کر سب دفتر ضبط کیئے - اور مین محل مین داخل ھوا * ملکہ سے ملاقات کي - آپس مین گلے لگ کر روئے اور شُکر خدا کا کیا * مین نے اُسکے اُسنے میرے آنسو پونچھے - پھر باھر مسند پر بیٹھہ کر اھل کارون کو خلعتین دین - اور اپني اپني خدمتون پر سبکو بحال کیا * نوکر اور غلامون کو سرفرازي دي * وے لوگ جو منڈپ سے میرے ساتھہ مُتعیّن ھوئے تھے - ھر ایک کو اِنعام بخشش دیکر اور اُنکے جمعدار - رسالہ دار کو جوڑے پہنا کر رخصت کیا - اور جواھر بیش قیمت اور تھان نوربافي اور شال بافي اور زر دوزي اور جنس و تُحفہ ھر ایک مُلک کے اور نقد بہت سا بادشاہ کي نذر کي خاطر اور موافق ھر ایک اُمراؤن کے درجہ بدرجہ اور پنڈیاین کے لیئے اور سب پنڈون کے تقسیم کرنے کي خاطر اپنے ساتھہ لیکر بعد ایک ھفتے کے مین بتکدے مین آیا - اور اُس ماتا کے آگے بطریق بھینٹ کے رکھا *

اُسنے ایک اور خلعت سرفرازي کي مجھے بخشي اور خطاب دیا * پھر بادشاہ کے دربار مین جاکر پیشکش گذراني اور جو جو ظلم و فساد شاہ بندر نے ایجاد کیا تھا اُسکے موقوف کرنے کي

خاطر عرض کي * اس سبب سے بادشاہ اور امیر - سوداگر سب مجھہ سے راضي ھوئے - بہت نوازش مجھہ پر فرمائي اور خلعت اور گھوڑا دیکر منصب جاگیر عنایت کي - اور آبرو حرمت بخشي * جب پادشاہ کے حضور سے باھر آیا - شاگرد پیشون کو اور اھل کارون کو اِتنا کچھہ دے کر راضي کیا کہ سب میرا کلمـــہ پڑھنے لگے * غرض مین بہت مُرفّہُ الحال ھوگیا اور نہایت چین و آرام سے اُس مُلک مین ملکہ سے عقـــد باندھکـــر رھنے لگا - اور خدا کي بندگي کرنے لگا * میرے اِنصـاف کے باعث رعیت پرجا سب خوش تھے * مھینے مین ایک بار بُتخانے مین اور پادشاہ کے خصـور آتا جاتا - پادشاہ روز بروز زیادہ سرفرازي فرماتا *

آخر مصاحبت مین مجھے داخل کیا - میرے بے صلاح کوئي کام نکرتا - نہایت بے فکري سے زندگي گذرنے لگي - مگر خدا ھي جانتا ھی اکثـر اندیشہ اِن دونون بھائیـون کا دل مین آتا کہ وے کہان ھونگے اور کسطرح ھونگے * بعد مدت دو برس کے ایک قافلہ سوداگرون کا مُلک زیرباد سے اُس بندر مین آیا - وے سب قصد عجم کا رکھتے تھے - اُنھون نے یہہ چاھا کہ دریا کي راہ سے اپنے مُلک کو جاوین * وھان کا قاعدہ یہہ تھا کہ جو کاروان آتا اُسکا سردار سوغات و تحفہ ھر ایک ملک کا میرے پاس لاتا اور نذر گذرانتا - دوسرے روز مین اُسکے مکان پر جاتا دہ یکي بطریق محصول کے اُسکے مال سے لیتا اور پروانگي کوچ کي دیتا * اِسیطرح وہ سوداگر

زیرباد کے بھي میري ملاقات کو آئے اور بے بہا پیشکش لائے - دوسرے دن میں اُنکے خیمہ میں گیا * دیکھا تو دو آدمي پھٹے پرانے کپڑے پھنے گٹھري بُقچے سر پر اُٹھا کر میرے رو برو لاتے ھیں * بعد ملاحظہ کرنیکے پھر اُٹھا لیجاتے ھیں - اور بڑي محنت اور خدمت کر رھے ھیں *

میں نے خوب بُجھاکر جو دیکھا تو یہي میرے دونوں بھائي ھیں * اُسوقت غیرت اور حمیّت نے نچاھا کہ اُنکو اِسطرح خدمتگاري میں دیکھوں * جب میں اپنے گھرکو چلا آدمیونکو کہا کہ اِن دونوں شخصوں کو لیئے آؤ * اُنکو لائے پھر لباس اور پوشاک بنوا دي اور اپنے پاس رکھا - اِن بد ذاتوں نے پھر میرے مارنے کا منصوبہ کرکر ایک روز آدھي رات میں سبکو غافل پاکر چوّنوں کي طرح میرے سرھانے آ پہنچے * میں نے اپني جان کے ڈر سے چوکیداروں کو دروازے پر رکھا تھا اور یہہ کُتّا وفادار میري چارپائي کي پٹّي تلے سوتا تھا - جوں اِنھوں نے تلواریں میان سے کھینچیں - پہلے کُتّے نے بھونک کر اُنپر حملہ کیا - اُسکي آواز سے سب جاگ پڑے - میں بھي ھل بلا کر چونکا * آدمیوں نے اُنکو پکڑا - معلوم ھوا کہ آپ ھي ھیں * سب لعنتیاں دینے لگے - کہ باوجود اِس خاطر داري کے یہہ کیا حرکت اِن سے ظہور میں آئي *

بادشاہ سلامت ! تب تو میں بھي ڈرا - مثل مشہور ھي - ایک خطا دو خطا تیسري خطا مادر بخطا * دل میں یہي صلاح ٹھہري کہ اب اِنکو مقید کروں - لیکن اگر بندي خانے

مین رکھون تو اِنکا کون خبر گیران رهیگا ؟ بھوک پیاس سے مرجائینگے - یا کوئي اور سوانگ لائینگے * اِسواسطے قفس مین رکھا هی که همیشه میري نظرون کے تلے رهین تو میري خاطر جمع رهے - مبادا آنکھون سے اوجھل هوکر کچھه اور مکر کرین * اور اِس کُتّے کي عزّت اور حُرمت اُسکي نمک حلالي اور وفاداري کے سبب هي - سُبحان الله ! آدمي بیوفا بد تو حیوانِ باوفا سے هي * میري یهه سرگذشت تھي جو حضور مین عرض کي - اب خواه قتل فرمایئے یا جان بخشي کیجیئے حکم بادشاه کا هي *

مین نے سُنکر اُس جوان با ایمان پر آفرین کي اور کها - که تیري مُروّت مین کچھه خلل نهین - اور اُنکي بیحیائي اور حرامزادگي مین هرگز قصور نهین - سچ هی کُتّے کي دم کو باره برس گاڑ دو تو بھي ٹیڑھي کي ٹیڑھي رهے * اُسکے بعد مین نے حقیقت اُن بارهون لعل کي (که اُس کُتّے کے پٹّے مین تھے) پوچھي * خواجه بولا که پادشاه کي صد و بیست سال کي عمر هو - اُسي بندر مین جهان مین حاکم تھا - بعد تین چار سال کے ایکروز بالا خانے پر محل کے (که بندر تھا) واسطے سیر اور تماشے دریا و صحرا کے مین بیٹھا تھا - اور هر طرف دیکھتا تھا * ناگاه ایک طرف جنگل مین که وهان شاه راه نه تھي - دو آدمي کي تصویر سي نظر آئي که چلے جاتے هین * دوربین لیکر دیکھا تو عجب هیئت کے اِنسان دکھائي دیئے * چوبدارون کو اُنکے بُلانیکے واسطے دوڑایا *

جب وے آئے معلوم ہوا کہ ایک عورت اور ایک مرد ہی *
رنڈي کو محل سرا میں ملکہ کے پاس بہیج دیا - اور مرد کو
روبرو بلایا * دیکھا تو ایک جوان برس بیس بائیس کا داڑھي
موچھہ آغاز ھی - لیکن دھوپ کي گرمي سے اُسکے چہرے کا
رنگ کالے توے کا سا ہو رہا ھی - اور سر کے بال اور ہاتھوں کے
ناخُن بڑھہ کر بن مانس کي صورت بن رہا ھی - اور ایک
لڑکا برس تین چار ایک کا کاندھے پر - اور دو آستینیں کُرتے کي
بہري ہوئیں ہیکل کي طرح گلے میں ڈالے - عجب صورت اور
عجب وضع اوسکي دیکھي - میں نے نہایت حیران ہوکر پوچھا
ای عزیز تو کون ھی ! اور کس مُلک کا باشندہ ھی اور یہہ کیا
تیري حالت ھی ؟ وہ جوان بے اِختیار رونے لگا اور وہ ہمیاني
کہول کر میرے آگے زمین پر رکھي اور بولا - الجوع الجوع واسطے
خدا کے کچھہ کھانے کو دو * مُدّت سے گھاس اور بناس پتّیاں
کھاتا چلا آتا ہوں - ایک ذرا قوت مجھہ میں باقي نہیں رھي *
ونہیں نان و کباب اور شراب میں نے منگوادي - وہ کھانے لگا *
اِتنے میں خواجہ سرا محل سے کئي تھیلیاں اور اس کے
قبیلے کے پاس سے لے آیا * میں نے اُن سبکو کُھلوایا - ہر ایک
قسم کے جواہر دیکھے کہ ایک ایک دانہ اُنکا خراج سلطنت کا کہا
چاہیئے * ایک سے ایک انمول ڈول میں اور تول میں اور آبداري
میں - اور اُنکي جوت پڑنے سے سارا مکان بوقلموں ہو گیا *
جب اُسنے ٹکڑا کھایا اور ایک جام دارو کا پیا اور دم لیا - حواس
بجا ہوئے - تب میں نے پوچھا یے پتّھر تجھے کہاں ہاتھہ لگے ؟

جواب دیا کہ میرا وطن ولایت آذربائیجان ھی - لڑکپن میں گھر بار ما باپ سے جُدا ھو کر بہت سختیان کھینچیں - اور ایک مدّت تلک میں زندہ در گور تھا - اور کئي بار مَلَکُ المَوت کے پنجے سے بچا ھون * میں نے کہا ای مرد آدمي ! مُفصّل کہہ تو معلوم ھو * تب وہ اپنا احوال بیان کرنے لگا - کہ میرا باپ سوداگر پیشہ تھا - ھمیشہ سفر ھندوستان و روم و چین و ختا و فرنگ کا کرتا * جب میں دس برس کا ھوا باپ ھندوستان کو چلا - مجھے اپنے ساتھہ لیجانیکو چاھا * ھرچند والدہ نے اور خالا ممانی - پھوپھي نے کہا کہ ابھي یہہ لڑکا ھی لائق سفر کے نہیں ھوا - والد نے نہ مانا اور کہا - کہ میں بوڑھا ھوا اگر یہہ میرے رو برو تربیت نہ پائیگا - تو یہہ حسرت گور میں لیجاؤنگا * مرد بچّا ھی اب نہ سیکھیگا توکب سکھیگا *

یہہ کہکر مجھے خواہ نخواہ ساتھہ لیا اور روانہ ھوا - خیر و عافیت سے راہ کٹي - جب ھندوستان میں پہنچے کچھہ جنس وھان بیچي - اور وھان کي سوغات لیکر زیرباد کے مُلک کو گئے * یہہ بھي سفر بخوبي ھوا - وھان سے بھي خرید فروخت کرکے جہاز پر سوار ھوئے کہ جلدي وطن میں پہنچیں * بعد ایک مہینے کے ایک روز آندھي اور طوفان آیا اور مینہہ موسلا دھار برسنے لگا - سارا زمین و آسمان دھوان دھار ھوگیا اور پتوار جہاز کي ٹوٹ گئي * مُعلّم ناخُدا سر پیٹنے لگے - دس دن تلگ ھوا اور موج جدھر چاھتي تھي لیئے جاتي تھي - گیارھویں روز ایک پہاڑ سے ٹکّر کھا کے جہاز پُرزے پُرزے ھوگیا * نہ معلوم ھوا کہ باپ اور

نوکر چاکر اور اسباب کہان گیا

مین نے اپنے تئین ایک تختے پر دیکھا - سہ شبانہ روز وہ پٹرا بے اختیار چلا گیا ٭ چوتہے دن کنارے پر جا لگا - مجھہ مین فقط جان باقي تھي ٭ اُسپر سے اُتر کر گھُٹنیون چل کر بارے کسو نہ کسو طرح زمین پر پہنچا ٭ دور سے کھیت نظر آئے اور بہت سے آدمي وہان جمع تھے - لیکن سب سیاہ فام اور ننگے مادر زاد - مجھہ سے کچھہ بولے - لیکن مین نے اُنکي زبان مطلق نہ سمجھي ٭ وہ کھیت چنون کا تھا - وہ آدمي آگ کا الاو جلاکر بوُٹون کے ہولے کرتے تھے اور کھاتے تھے - اور کئي ایک گھر بھي وہان نظر آئے ٭ شاید اُنکي خوراک یہي تھي اور وھین بستے تھے - مجھے بھي اِشارت کرنے لگے کہ تو بھي کھا ٭ مین نے بھي ایک مُٹھي اُٹھاکر بھونئے اور پھانکنے لگا - تھوڑا سا پاني پیکر ایک کوشے مین سو رہا ٭

بعد دیر کے جب جاگا اُن مین سے ایک شخص میرے نزدیک آیا اور راہ دکھانے لگا ٭ مین نے تھوڑے سے چنے اُکھیڑ لیئے اور اُس راہ پر چلا ٭ ایک کفِ دست میدان تھا گویا صحراے قیامت کا نمونہ کہا چاھیئے - وھي بوُنٹ کھاتا ہوا چلا جاتا تھا ٭ بعد چار دن کے ایک قلعہ نظر آیا - جب پاس گیا تو ایک کوٹ دیکھا بہت بلند تمام پتّھر کا اور ہر ایک النگ اُسکي دو دو کوس کي - اور دروازہ ایک سنگ کا تراشا ہوا ایک قُفل بڑا سا جڑا تھا - لیکن وہان اِنسان کا نشان نظر نہ پڑا ٭ وہان سے آگے چلا ایک ٹیلا دیکھا کہ اُسکي خاک سُرمے کے رنگ سیاہ تھي - جب اُس

تُل کے پار ھوا تو ایک شہر نظر پڑا بہت بڑا ۰ گِرد شہر پناہ اور جا بجا برج - ایک طرف شہر کے دریا تہا بڑے پاٹ کا * جاتے جاتے دروازے پر گیا اور بسم اللہ کہکر قدم اندر رکہا * ایک شخص کو دیکہا پوشاک اھل فرنگ کي پہنے ھوئے کُرسي پر بیٹہا ھے * جون اُنني مجہے اجنبي مسافر دیکہا - اور میرے مُنہہ سے بسم اللہ سُني پکارا کہ آگے آؤ * مین نے جاکر سلام کیا - نہایت مہرباني سے سلام کا جواب دیا - تُرت میز پر پاؤ روٹي اور مسکہ اور مُرغ کا کباب اور شراب رکہکر کہا پیٹ بہرکر کہاؤ * مین نے تہوڑا سا کہایا اور پیا اور بے خبر ھوکر سویا * جب رات ھوگئي تب آنکہہ کہُلي - ھاتہہ مُنہہ دھویا - پِھر مُجہے کہانا کہلایا اور کہا کہ ای بیٹا ! اپنا احوال کہہ * جو کچہہ مجہپر گذرا تہا سب کہہ سنایا - تب بولا کہ یہان تو کیون آیا ؟ مین نے دق ھوکر کہا شاید تو دیوانہ ھی - مین نے بعد مُدّت کي محنت کے اب بستي کي صورت دیکہي ھی - خدا نے یہان تک پہنچایا - اور تو کہتا ھی کیون آیا * کہنے لگا اب تو آرام کر - کَل جو کہنا ھوگا کہونگا *

جب صبح ھوئي بولا کوٹہري مین پہاوڑا اور چھلني اور توبڑہ ھے باھر لے آ * مین نے دل مین کہا کہ خدا جانے روٹي کہلاکر کیا محنت مجہہ سے کروائیگا * لاچار وہ سب نکالکر اُسکے روبرو لایا * تب اُسنے فرمایا کہ اُس ٹیلے پر جا - اور ایک گز کے موافق گڑھا کہود - وھان سے جو کچہہ نکلے اِس چھلني مین چھان - جو نہ چھن سکے اُسے توبڑے مین بہرکر میرے پاس لا * مین وہ

سب چیزین لیکر وهان گیا اور آنناهي کھود کر جهان چھون کر توبڑے مین ڈالا - دیکھا تو سب جواهر رنگ برنگ کے تھے - آنکي جوت سے آنکھین چوندهیا گئین * آسیطرح تھیلے کو مونہا مُنہه بھرکر آس عزیز کے پاس لیگیا - دیکھکر بولا کہ جو اس مین بھرا هی تو لے اور یہان سے جا کہ تیرا رهنا اِس شہر مین خوب نہین * مین نے جواب دیا کہ صاحب نے اپني جانب مین بڑي مہربانگي کي کہ اِتنا کچھہ کنکر پتّھر دیا - لیکن میرے کس کام کا ؟ جب بھوکھا هونگا تو نہ اِنکو چبا سکونگا - نہ پیٹ بھریگا - پس اگر اور بھي دو تو میرے کس کام آئینگے ؟ وہ مرد هنسا اور کہنے لگا کہ مجھہ کو تجھہ پر افسوس آتا هی کہ تو بھي همارے مانند مُلک عجم کا مُتوطن هی - اسلیئے مین منع کرتا هون نہین تو توجان - اگر خواہ نخواہ تیرا یہي قصد هی کہ شہر مین جاؤن - تو میري انگوٹھي لیتا جا - جب بازار کے چوک مین جاوے تو ایک شخص سفید ریش وهان بیٹھا هوگا - اور آسکي صورت شکل مجھہ سے بہت مُشابہ هی میرا بڑا بھائي هی * آسکو یہہ چھاپ دیجیو تو وہ تیري خبرگیري کریگا - اور جو کچھہ وہ کہے آسي موافق کام کیجو - نہین تو مُفت مارا جائیگا اور میرا حُکم یہین تلک هی - شہر مین میرا دخل نہیـــن * تب میـــن نے وہ خاتم آس سے لی - اور سلام کر کر رخصت هوا * شہر مین گیا - بہت خاصہ شہـــر دیکھا - کوچہ و بازار صاف اور زن و مرد بے حجاب - آپس مین خرید و فروخت کرتے - سب خوش لبلس * مین سیر کرتا اور تماشا دیکھتا جب

چوک کے چوراہے مین پہنچا - ایسا اژدھام تھا کہ تھالي پہینکیئے تو آدمیون کے سر پر چلي جاے * خلقت کا یہہ ٹھٹھہ بند رہا تھا کہ آدمي کو راہ چلنا مشکل تھا - جب کچھہ بھیڑ چھنٹي مین بھي دھکم دھکا کرتا ہوا آگے گیا * بارے اُس عزیز کو دیکھا کہ ایک چوکي پر بیٹھا ھی - اور ایک جڑاو چقماق رو برو دھرا ھی * مین نے جاکر سلام کیا اور وہ مُہر دي - نظرِ غضب سے میري طرف دیکھا اور بولا - کیون تو یہان آیا - اپنے تئین بلا مین ڈالا ؟ مگر میرے بیوقوف بھائي نے تجھے منع نکیا تھا *

مین نے کہا - اُنہون نے تو کہا لیکن مین نے نہ مانا - اور تمام کیفیت اپني اِبتدا سے اِنتہا تک کہہ سنائي * وہ شخص اُٹھا اور مجھے ساتھہ لیکر اپنے گھر کي طرف چلا - اُسکا مکان بادشاھون کا سا دیکھنے مین آیا - اور بہت سے نوکر چاکر اُسکے تھے * جب خِلوت مین جاکر بیٹھا بملایمت بولا - کہ اي فرزند ! یہہ کیا تو نے حماقت کي کہ اپنے پاؤن سے گورمین آیا ؟ کوئي بھي اِس کم بخت طلسماتي شہر مین آتا ھی ؟ مین نے کہا مین اپنا احوال پیشتر کہہ چکاھون - اب تو قسمت لے آئي - لیکن شفقت فرما کر یہانکي راہ و رسم سے مُطّلع کیجیئے تو معلوم کرون کہ اِسواسطے تمنے اور تمہارے بھائي نے مجھے منع کیا * تب وہ جوانمرد بولا - کہ بادشاہ اور تمام رئیس اِس شہـــر کے زاندے ہوئے ھین - عجب طرح کا اُنکا رویّا اور مذھب ھی * یہان بتخانے مین ایک بُت ھی کہ شیطان اُسکے پیٹ مین سے نام اور ذات اور دین ھر کسو کا بیان کرتا ھی - پس جو کوئي

غریب مُسافر آتا هی بادشاہ کو خبر هوتي هی - اُسے مندِپ میں لیجاتا هی - اور بُت کو سِجدہ کرواتا هی * اگر قندوت کي تو بهتر - نهیں تو بیچارے کو دریا میں ڈُبوا دیتا هی * اگر وہ چاهے کہ دریا سے نکل کر بهاگے - تو اُسکے اعضا ایسے پهول جاتے هیں کہ چل نهیں سکتا - ایسا طِلسم اس شہر میں بنایا هی * مجهکو تیري جواني پر رحم آتا هی - مگر تیري خاطر ایک تدبیر کرتا هوں - کہ بهلا کوئي دن تو تو جیتا رهے - اور اس عذاب سے بچے *

میں نے پوچها وہ کیا صورت تجویز کي هی ؟ ارشاد هو * کهنے لگا تجهے کتخُدا کروں - اور وزیر کي لڑکي تیري خاطر بیاہ لاؤں * میں نے جواب دیا کہ وزیر اپني بیٹي مجهہ سے مُفلس کو کب دیگا ؟ مگر جب آنکا دین قبول کروں * سو یهہ مجهہ سے نهوسکیگا * کهنے لگا اس شہر کي یهہ رسم هی کہ جو کوئي اُس بت کو سجدہ کرے - اگر فقیر هو اور بادشاہ کي بیٹي کو مانگے - تو اُسکي خوشي کي خاطر حوالے کریں - اور اُسے رنجیدہ نکریں * اور میرا بهي بادشاہ کے نزدیک اعتبار هی اور عزیز رکهتا هی - لهذا سب ارکان اور اکابر یهاں کے میري قدر کرتے هیں * اور درمیان ایک هفتے کے دو دن بُتکدے میں زیارت کو جاتے هیں - اور عبادت بجا لاتے هیں - چنانچہ کَل سب جمع هووینگے میں تجهے لیجاؤنگا * یهہ کهکر کهلا پلاکر سُلا رکها - جب صبح هوئي مُجهے ساتهہ لیکر بُتخانے کي طرف چلا - وهاں جاکر جو دیکها تو آدمي آتے جاتے هیں اور پرستِش کرتے هیں *

بادشاہ اور امیر بُت کے سامنے پنڈتون کے پاس سر ننگے کیئے ادب سے دو زانو بیٹھے تھے - اور ناکتخُدا لڑکیان اور لڑکے خوبصورت جیسے حور و غلمان چارون طرف صف باندھے کھڑے تھے * تب وہ عزیز مجھسے مخاطب ہوا - کہ اب مین جو کھون سو کرو * مین نے قبول کیا - کہ جو فرماو سو بجا لاؤن * بولا کہ پہلے بادشاہ کے ھاتھہ پاؤن کو بوسہ دے - بعد اُسکے وزیر کا دامن پکڑ - مین نے ویسا ھي کیا * بادشاہ نے پوچھا - کہ یہہ کون ھی اور کیا کہتا ھی ؟ اُس مرد نے کہا یہہ جوان میرے رشتے مین ھی - پادشاہ کي قدم بوسي کي آرزو مین دور سے آیا ھی - اس توقّع پر کہ وزیر اُسکو اپني غلامي مین سر بلند کرے - اگر حکم بتِ کلان کا اور مرضي حضور کي ھووے * پادشاہ نے پوچھا کہ ھمارا مذھب اور دین و آئین قبول کریگا - تو مُبارک ھي * وونھین بُت خانے کا نقار خانہ بجنے لگا - اور بھاري خلعت مُجھے پہنائي - اور ایک رسّي سیاہ میرے گلے مین ڈالکر کھینچتے ھوئے بُت کي سنگھاسن کے آگے لیجاکر سجدہ کرواکر کھڑا کیا *

بُت سے آواز نکلي کہ اي خواجہ زادے ! خوب ھوا کہ تو ھماري بندگي مین آیا - اب ھماري رحمت اور عنایت کا اُمیدوار رہ * یہہ سُنکر سب خلقت نے سجدہ کیا اور زمین مین لوٹنے لگے اور پکارے دھن ھی کیون نہ ھو - تُم ایسے ھي ٹھاکر ھو * جب شام ھوئي بادشاہ اور وزیر سوار ھوکر وزیر کے محل مین داخل ھوئے - اور وزیرکي بیٹي کو اپنے طور کي ریت رسم کرکے

میرے حوالے کیا - اور بہت سا دان جہیز دیا اور بہت مِنّت وار ہوئے کہ بموجب حکم بڑے بت کے اُسے تمہاري خدمت میں دیا ھي * ایک مکان میں ھم دونون کو رکھا - اُس نازنین کو جو میں نے دیکھا تو في الواقع اُسکا عالم پري کا سا تھا نکھ سِکھ سے دُرست * جو جو خوبیان پدمنی کي سُني جاتي ھین سو سب اُس میں موجود تھین - میں اُسکو دیکھکر بہت خوش ھوا * رات کو سو رھا اور صُبح کو پادشاہ کے مُجرے میں حاضر ھوا * پادشاہ نے خلعت دامادي کي عنایت کي - اور حکم فرمایا کہ ھمیشہ دربار میں حاضر رھا کرے * آخر کو بعد چند روز کے پادشاہ کي مُصاحبت میں داخل ھوا *

پادشاہ میري صُحبت سے نہایت محظوظ ہوئے - اور اکثر خلعت اور اِنعام عنایت کرتے * اگرچہ دنیا کے مال سے میں غني تھا اِسواسطے کہ میرے قبیلے کے پاس اِتنا نقد و جنس اور جواھر تھا کہ جسکي حد و نہایت نہ تھي * دو سال تک بہت عیش و آرام سے گذري * اتفاقاً وزیر زادي کو پیٹ رھا - جب ستوانسا ھوا اور انگنا مہینا گذر کر پورے دن ھوئے پیڑین لگیں - دائي جنائي آئي - تو موا لڑکا پیٹ میں سے نِکلا - اُسکا بِس جیّا کو چڑھا - وہ بھي مرگئي * میں مارے غم کے دیوانہ ھوگیا کہ یہہ کیسا آفت ٹوٹي ! اُسکے سرھانے بیٹھا روتا تھا - ایک بارگي رونے کي آواز سارے محل میں بلند ھوئي - اور چارون طرف سے عورتین آنے لگین * جو آتي تھي ایک دوھتّڑ میرے سر پر مارتي اور رونا شروع کرتي * اِتني رنڈیان اِتنّھي

هوئيں کہ میں اُن میں چھپ گیا - نزدیک تھا کہ جان نکل جاوے *

اِتنے میں کسونے پیچھے سے گریبان میرا کھینچکر گھسیٹا دیکھوں تو وهي مرد عجمي هی جسنے مجھے بیاها تھا - کہنے لگا کہ احمق تو کس لیئے روتا هی ؟ میں نے کہا ای ظالم یہہ تونے کیا بات کہي ؟ میري پادشاهت لُٹ گئي - آرام خانہ داري کا گیا گذرا - تو کہتا هی کیوں غم کرتا هی ! وہ عزیز تبسّم کرکے بولا - کہ اب اپني موت کي خاطر رو * میں نے پہلے هي تجھے کہا تھا کہ شاید اِس شہر میں تیري اجل لے آئي هی - سو هي هوا - اب سوائے مرنیکے تیري رهائي نہیں * آخر لوگ مجھے پکڑ کر بُتخانے میں لیگئے - دیکھا تو پادشاہ اور اُمرا اور چھتّیس فرقہ رعیت پرجا وهاں جمع هیں - اور وزیر زادي کا مال اموال سب دھرا هی - جو چیز جسکا جي چاهتا هی لیتا هی - اور اُسکي قیمت کے روپی دھر دیتا هی *

غرض سب اسباب کے نقد روپی هوئے - اون روپوں کا جواهر خریدا گیا - اور ایک صندوقچہ میں بند کیا اور ایک دوسرے صندوق میں نان حلوا اور گوشت کے کباب اور میوۂ خُشک و تر اور کھانے کي چیزیں لیکر بھریں - اور لاش اُس بي بي کي ایک صندوق میں رکھکر صندوق آزوقہ کا ایک اونٹ پر لدوایا - اور مجھے سوار کیا اور صندوقچہ جواهر کا میري بغل میں دیا - اور سارے برهمن آگے آگے بھجن کرتے سنکھہ بجاتے چلے - اور پیچھے ایک خلقت مُبارک بادي کہتي هوئي ساتھہ هوئي * اس طور

سے اُسي دروازے سے کہ میں پہلے روز آیا تھا شہر کے باہر نکلا * جونہیں داروغہ کي نگاہ مجھپر پڑي رونے لگا اور بولا کہ ای کم بخت اجل گرفتہ! میري بات نہ سني - اور اس شہر میں جاکر مُفت اپني جان دي - میري تقصیر نہیں - میں نے منع کیا تھا * اُنڈے یہہ بات کہي - لیکن میں تو ھکّا بکّا ہو رہا تھا - نہ زبان یاري دیتي تھي کہ جواب دوں - نہ اوسان بجا تھے کہ دیکھیئے انجام میرا کیا ہوتا ھی *

آخر اُسي قلعے کے پاس جسکا میں نے پہلے روز دروازہ بند دیکھا تھا لیگئے - اور بہت سے آدمیوں نے مِل کر قفل کو کھولا اور تابوت اور صندوق کو اندر لے چلے * ایک پنڈت میرے نزدیک آیا اور سمجھانے لگا - کہ مانُس ایک دن جنم پاتا ھی - اور ایک روز ناس ہوتا ھی - دُنیا کا یہي آواگَون ھی * اب یہہ تیري اِستري اور پوت اور دھن اور چالیس دن کا اسباب بھوجن کا موجود ھی - اِسکو لے اور یہاں رہ جب تک بڑا بُت تجھپر مہربان ہووے * میں نے غُصّے میں چاھا کہ اُس بُت پر اور وہاں کے رھنے والوں پر اور اُس ریت رسم پر لعنت کروں - اور اُس باھمن کو دھول چھکّڑ کروں * وھي مرد عجمي اپني زبان میں مانع ہوا کہ خبردار ھرگز دم مت مار - اگر کچھہ بھي بولا تو اسي وقت تجھے جلا دینگے * خیر جو تیري قسمت میں تھا سو ہوا اب خدا کے کرم سے امیدوار رہ - شاید اللہ تجھے یہاں سے جیتا نکالے *

آخر سب مجھے تن تنہا چھوڑ کر اُس حصار سے باھر نکلے اور دروازہ پھر مُقفّل کردیا * اُسوقت میں اپني تنہائي اور

بے بسي پر بے اختيار رويا - اور اُس عورت کي لوتهہ پر لاتين مارنے لگا - کہ اي مُردار اگر تجهہ جنتے هي مرجاتا تها بياہ کاهے کو کيا تها - اور پيت سے کيون هوئي تهي ؟ مار مور کر پهر چپکا بيتّها * اسمين دن چڑها اور دهوپ گرم هوئي سر کا بهيجا پکنے لگا * اور تعفّن کے مارے روح نکلنے لگي * جدهر ديکهتا هون مُردون کي هدّيان اور صندوق جواهر کے تهير لگے هين * تب کئي صندوق پُرانے ليکر نيچے اوپر رکهے کہ دن کو دهوپ سے اور رات کو اوس سے بچاو هو - اور آپ پاني کي تلاش کرنے لگا - ايک طرف جهرنا سا ديکها کہ قلعہ کي ديوار مين پتّهر کا تراشا هوا گهڑے کے مُنهہ کے مُوافق هي * بارے کئي دن اُس پاني اور کهانے سے زندگي هوئي

آخر آزوقہ تمام هوا - مين گهبرايا اور خُدا کي جناب مين فرياد کي * وہ ايسا کريم هي کہ دروازہ کوت کا کُهلا - اور ايک مُردے کو لائے - اُسکے ساتهہ ايک پير مرد آيا * جب اُسے بهي چهوڑ کر گئے - يهہ دل مين آيا کہ اِس بوڑهے کو مار کر اِسکے کهانے کا صندوق سبکا سب لے لے * ايک صندوق کا پايا هاتهہ مين ليکر اُسکے پاس گيا - وہ بِچارا سر زانو پر دهرے حيران بيتّها تها - مين نے پيچهے سے آکر اُسکے سر مين ايسا مارا کہ سر پهت کر مغز کا گودا نکل پڑا - اور في الفور جان بحق تسليم هوا * اُس کا آزوقہ ليکر مين کهانے لگا * مُدّت تک يهي ميرا کام تها کہ جو زندہ مُردے کے ساتهہ آتا - اُسے مين مار ڈالتا اور کهانے کا اسباب ليکر بفراغت کهاتا *

بعد کتني مدّت کے ایک مرتبہ ایک لڑکي تابوت کے ھمراہ آئي نہایت قبول صورت - میرے دل نے نہ چاھا کہ اُسے بھي ماروں * اُن نے مجھے دیکھا اور مارے ڈرکے بیہوش ھوگئي * میں اُسکا بھي آزوقہ اُٹھاکر اپنے پاس لے آیا - لیکن اکیلا نہ کھاتا - جب بھوکھہ لگتي کھانا اُسکے نزدیک لیجاتا اور ساتھہ مِلکر کھاتا * جب اُس عورت نے دیکھا کہ مجھے یہہ شخص نہیں ستاتا - دن بدن اُسکي وحشت کم ھوئي - اور آرام ھونے چلي - میرے مکان میں آنے جانے لگي * ایک روز اُسکا احوال پوچھا کہ تو کون ھی ؟ اُسنے جواب دیا کہ میں بادشاہ کے وکیلِ مُطلق کي بیٹي ھوں - اپنے چچا کے بیٹے سے منسوب ھوئي تھي - شبِ عروسي کے دن اُسے قولنج ھوا ایسا درد سے تڑپنے لگا کہ ایک آن کي آن میں مرگیا - مجھے اُسکے تابوت کے ساتھہ لاکر یہاں چھوڑ گئے ھیں * تب اُسنے میرا احوال پوچھا میں نے بھي تمام و کمال بیان کیا اور کہا - خدا نے تجھے میري خاطر یہاں بھیجا ھی * وہ مُسکرا کر چُپکي ھو رھي *

اِسي طرح کئي دن میں آپس میں محبّت زیادہ ھوگئي * میں نے اُسے ارکان مُسلماني کے سکھلاکر کلمہ پڑھایا - اور اپني بیبي بنایا - چند روز میں وہ حاملہ ھوئي - ایک بیٹا پیدا ھوا * قریب تین برس کے اِسي صورت سے گذري - جب لڑکے کا دودھہ بڑھایا - ایک روز بیبي سے کہا کہ یہاں کب تلک رھینگے - اور کس طرح یہاں سے نکلینگے ؟ وہ بولي خدا نکالے تو نکلیں - نہیں تو ایک روز یونہیں مرجائینگے * مجھے اُسکے کہنے پر اور اپنے رھنے پر

کمال رقّت آئي - روتے روتے سوگیا - ایک شخص کو خواب مین دیکھا کہ کہتا ہی پرنالے کي راہ سے نکلنا ہی تو نکل * مین مارے خوشي کے چونک پڑا اور چورو کو کہا - کہ لوہے کي میخین اور سیخین جو پرانے صندوقون مین ہین جمع کر کرلے آؤ - تو اس کو کشادہ کرون * غرض مین اُس موري کے مُنھہ پر میخ رکھکر پتّھرون سے ایسا ٹھونکتا کہ تھک جاتا * ایک برس کي محنت مین وہ سوراخ اِتنا بڑا ہوا کہ آدمي نکل سکے *

بعد اُسکے مُردون کي آستین مین اچّھے اچّھے جواہر چُنکر بھرے - اور ساتھہ لیکر اُسي راہ سے ہم تینون باہر نکلے * خدا کا شکر کیا اور بیٹے کو کاندھے پر بٹھالیا - ایک مہینا ہوا ہی کہ سرِ راہ چھوڑ کر مارے ڈر کے جنگل پہاڑون کي راہ سے چلا آتا ہون * جب گرسنگي ہوتي ہی گھاس پات کھاتا ہون - قُوّت بات کہنے کي مجھہ مین نہین * یہہ میري حقیقت ہی جو تونے سُني * بادشاہ سلامت ! مین نے اُس کي حالت پر ترس کھایا اور حمّام کرواکر اچّھا لباس پہنوایا اور اپنا نائب بنایا - اور میرے گھر مین ملکہ سے کئي لڑکے پیدا ہوئے - لیکن خوردسالي مین مر مر گئے * ایک بیٹا پانچ برس کا ہوکر مُوا - اُسکے غم مین ملکہ نے بھي وفات پائي * مجھے کمال غم ہوا اور وہ مُلک بغیر اُس کے کاٹنے لگا - دل اُداس ہوگیا - ارادہ عجم کا کیا * بادشاہ سے عرض کرکر خدمت شاہ بندر کي اُس جوان کو دلوادي * اِس عرصے مین بادشاہ بھي مرگیا * مین اِس وفادار کُتّے کو اور سب مال خزانہ جواہر ساتھہ لیکر نیشاپور مین آرہا اِسواسطے کہ میرے

بھائیون کے احوال سے کوئي واقف نہ ھووے * میں خواجۂ سگ پرست مشہور ھوا اور اِس بدنامي میں دگنا محصول آج تک بادشاہ ایران کي سرکار میں بھرتا ھون *

اِتفاقاً یہہ سوداگر بچہ وھان گیا - اُسکے وسیلے سے جہان پناہ کا قدم بوس کیا * میں نے پوچھا کیا یہہ تمہارا فرزند نہیں ؟ خواجہ نے جواب دیا - قبلۂ عالم ! یہہ میرا بیٹا نہیں آپ ھي کي رعیت ھی - لیکن اب میرا مالک اور وارث جو کچھہ کہئے سو یہي ھی * یہہ سنکر سوداگر بچے سے میں نے پوچھا کہ توکس تاجر کا لڑکا ھی - اور تیرے مان باپ کہان رھتے ھیں ؟ اُس لڑکے نے زمین چومي اور جان کي امان مانگي اور بولا - کہ یہہ لونڈي سرکار کے وزیر کي بیٹي ھی - میرا باپ حضور کے عتاب میں بہ سبب اِسي خواجہ کے لعلون کے پڑا - اور حکم یون ھوا کہ اگر ایک سال تک اُسکي بات کرسي نشین نہوگي تو جان سے مارا جاویگا * میں نے سنکر یہہ بھیس بنایا اور اپنے تئیں نیشاپور پہنچایا * خدا نے خواجہ کو بمعہ کُتّے اور لعلون کے حضور میں حاضر کردیا * آپ نے تمام احوال سن لیا - اُمیدوار ھون کہ میرے بوڑھے باپ کي مخلصي ھو *

یہہ بیان وزیر زادي سے سُنکر خواجہ نے ایک آہ کي - اور بے اختیار گر پڑا * جب گُلاب اُسپر چھڑکا گیا تب ھوش میں آیا - اور بولا کہ ھاے کم بختي ! اِتني دور سے یہہ رنج و محنت کھینچ کر میں اِس توقّع پر آیا تھا - کہ اِس سوداگر بچے کو متبنّی کرکر اپنا فرزند کرونگا - اور اپنے مال متاع کا اِسکو ھبہ نامہ لکھہ

ہونگا تو میرا نام رہیگا اور سارا عالم اسے خواجہ زادہ کہیگا ۔ سو میرا خیال خام ہوا اور بالعکس کام ہوا * اِن نے عورت ہوکر مجھہ مرد پیر کو خراب کیا ۔ میں رنڈي کے چرتر میں پڑا ۔ اب میري وہ کہاوت ہوئي ۔ گھر میں رہے نہ تیرتھہ گئے موںڈ مُنڈائے فضیحت بھئے *

القصّہ مجھے اُسکي بے قراري اور نالہ و زاري پر رحم آیا * خواجہ کو نزدیک بلایا اور کان میں مُژدہ اُسکے وصل کا سنایا کہ غمگین مت ہو ۔ اُسي سے تیري شادي کردینگے ۔ خدا چاہے تو اولاد تیري ہوگي ۔ اور یہي تیري مالک ہوگي * اِس خوش خبري کے سُننے سے فی الجُملہ اُسکو تسلّي ہوئي ۔ تب میں نے کہا کہ وزیرزادي کو محل میں لیجاو ۔ اور وزیر کو بندي خانے سے لے آو اور حمّام میں نہلاو ۔ اور خلعت سرفرازي کي پہناو ۔ اور جلدي میرے پاس لاو * جسوقت وزیر آیا ۔ لبِ فَرش تک اُسکا اِستقبال فرمایا اور اپنا بزرگ جانکـــر گلے لگایا ۔ اور نئے سر سے قلمـــدان وزارت کا عنایت فرمایا ۔ اور خواجہ کو بھي جاگیر و منصب دیا ۔ اور ساعتِ سعید دیکھکر وزیرزادي سے نکاح پڑھواکر منسوب کیا *

کئي سال میں دو بیٹے اور ایک بیٹي اُس کے گھر میں پیدا ہوئے ۔ چنانچہ بڑا بیٹا ملک التّجار ہی ۔ اور چھوٹا ہماري سرکار کا مُختار ہی * ای درویشو ! میں نے اِس لیئے یہہ نقل تمہارے سامنے کي ۔ کہ کل کي رات دو فقیرونکي سرگذشت میں نے سُني تھي ۔ اب تم دونوں بھي جو باقي رہے ہو یہہ

سمجھو کہ ہم آسي مکان میں بیٹھے ھیں اور مجھے اپنا خادم اور اس گھر کو اپنا تکیہ جانو * بے وسواس اپني اپني سیر کا احوال کہو - اور چندے میرے پاس رھو * جب فقیروں نے پادشاہ کي طرف سے بہت خاطرداري دیکھي کہنے لگے - خیر جب تم نے گداؤں سے آلفت کي - تو ھم دونوں بھي اپنا ماجرا بیان کرتے ھیں سُنئے *

سیر تیسرے درویش کی

تیسرا درویش کوٹ باندھہ بیٹھا - اور اپنی سیر کا بیان اس طرح سے کرنے لگا *

احوال اِس فقیر کا ای دوستان سُنو
یعنی جو مجھہ پہ بیتی ہی وہ داستان سُنو
جو کچھہ کہ شاہِ عشق نے مجھسے کیا سلُوک
تفصیل وار کرتا ہون اُس کا بیان سُنو

کہ یہہ کمترین پادشاہزادہ عجم کا ہی * میرے ولیِ نعمت وہانکے پادشاہ تہے - اور سواے میرے کوئی فرزند نرکھتے تہے * مین جوانی کے عالم مین مُصاحبونکے ساتھہ چوپڑ - گنجیفہ - شطرنج - تختۂ نرد کھیلا کرتا - یا سوار ہوکر سیر و شکار مین مشغول رہتا * ایک دن کا یہہ ماجرا ہی - کہ سواری تیّار کروا کر اور سب یار آشناؤن کو لیکر میدان کی طرف نکلا * باز - بہری - جرّہ - باشا - سُرخاب اور تیترون پر اُڑا تا ہوا دور نِکل گیا * عجب طرح کا ایک قطعہ بہار کا نظر آیا - کہ جِدھر نِگاہ جاتی تہی کوسون تک سبز اور پہولون سے لعل زمین نظر آتی تہی * یہہ سمان دیکھکر گھوڑون کی باگین ڈال دین - اور قدم قدم سیر کرتے ہوئے چلے جاتے تہے * ناگاہ اُس صحرا مین دیکھا کہ ایک کالا

ہرن اُسپر زربفت کي جُھول اور بھنورکلي مُرصَّع کي اور گھونگرو سونے کے زردوزي پٹے میں ٹکے ہوئے گلے میں پڑے خاطرجمع سے اُس میدان میں (کہ جہاں اِنسان کا دخل نہیں - اور پرندہ پر نہیں مارتا) چرتا پھرتا ہی * ہمارے گھوڑوں کے سم کي آہٹ پاکر چوکنّا ہوا اور سر اُٹھاکر دیکھا اور آہستہ آہستہ چلا *

مجھے اُسکے دیکھنے سے یہہ شوق ہوا کہ رفیقوں سے کہا کہ تم یہیں کھڑے رہو - میں اُسے جیتا پکڑونگا - خبردار تم قدم آگے نہ بڑھایئو - اور میرے پیچھے نہ آئیو - اور گھوڑا میري رانوں تلے ایسا پرند تھا کہ بارہا ہرنوں کے اوپر دوڑاکر اُنکي کُرچھالوں کو بھلاکر ہاتھوں سے پکڑ پکڑ لیئے تھے * اُسکے عقب دوڑایا * وہ دیکھکر چھلانگیں بھرنے لگا اور ہَوا ہُوا * گھوڑا بھي باد سے باتیں کرتا تھا - لیکن اُسکي گَرد کو نہ پہنچا * وہ رہوار بھي پسینے پسینے ہوگیا - اور میري بھي جیبھہ مارے پیاس کے چٹخنے لگي - پر کُچھہ بس نہ چلا * شام ہونے لگي - اور میں کیا جانوں کہاں سے کہاں نکل آیا ؟ لاچار ہوکر اُسے بُھلاوا دیا اور ترکش میں سے تیر نکال کر اور قربان سے کمان سنبھال کر چلّے میں جوڑ کر کشش کان تلک لاکر ران کو اُسکي تاک - اللہ اکبر کہہ کر مارا * بارے پہلا ہي تیر اُسکے پاوں میں ترازو ہوا - تب لنگڑاتا ہوا پہاڑ کے دامن کي سِمت چلا * فقیر بھي گھوڑے پر سے اُتر پڑا - اور پا پیادہ اُسکے پیچھے لگا * اُسنے کوہ کا اِرادہ کیا اور میں نے بھي اُسکا ساتھہ دیا * کئي اُتار چڑھاو کے بعد ایک گُنبد نظر آیا - جب پاس پہنچا ایک باغچہ اور ایک چشمہ دیکھا * وہ ہرن تو

نظروں سے چھلاوا ہو گیا - میں نہایت تھکا تھا - ہاتھہ پاؤں دھونے لگا *

ایک بارگي آواز رونیکي اُس بُرج کے اندر سے میرے کان میں آئي جیسے کوئي کہتا ھی - کہ اي بچّے ! جسنے تجھے تیر مارا میري آہ کا تیر اُسکے کلیجے میں لگیو - وہ اپني جواني سے پھل نہ پاوے - اور خدا اُس کو میرا سا دُکھیا بناوے ! میں یہہ سُنکر وہاں گیا - دیکھا تو ایک بُزرگ ریش سفید اچّھي پوشاک پہنے ایک مسند پر بیٹھا ھی - اور ہرن آگے لیٹا ھی - اُسکي جانگھہ سے تیر کھینچتا ھی - اور بد دعا دیتا ھی * میں نے سلام کیا اور ہاتھہ جوڑ کر کہا - کہ حضرت سلامت ! یہہ تقصیر نادانستہ اِس غلام سے ہوئي - میں یہہ نہ جانتا تھا - خدا کے واسطے مُعاف کرو * بولا کہ بے زبان کو تونے ستایا ھی - اگر انجان یہہ حرکت تجھہ سے ہوئي - اللہ مُعاف کریگا * میں پاس جا بیٹھا اور تیر نکالنے میں شریک ہوا - بڑي دِقّت سے تیر کو نکالا - اور زخم میں مرہم بھر کر چھوڑ دیا - پھر ہاتھہ دھو دھاکر اُس پیر مرد نے کچھہ حاضري جو اُس وقت موجود تھي مجھے کِھلائي * میں نے کھا پي کر ایک چارپائي پر لنبي تاني *

ماندگي کے سبب خوب پیٹ بھر کر سویا - اُس نیند میں آواز نوحہ و زاري کي کان میں آئي - آنکھیں مَلکر جو دیکھتا ہوں تو اُس مکان میں نہ وہ بوڑھا ھی نہ کوئي اور ھی * اکیلا میں پلنگ پر لیٹا ہوں - اور وہ دالان خالي پڑا ھی * چاروں طرف بھیانک ہوکر دیکھنے لگا - ایک کونے میں پردہ پڑا نظر آیا - وہاں

جاکر اُسے اُٹھایا - دیکھا تو ایک تخت بچھا ہی اور اُس پر ایک پریزاد عورت برس چودہ ایک کی مہتاب کی سی صورت اور زُلفیں دونوں طرف چھوٹیں ہوئیں ہنستا چہرہ - فرنگی لباس پہنے ہوئے عجب ادا سے دیکھتی ہی اور بیٹھی ہی * اور وہ بُزرگ اپنا سر اُسکے پاوں پر دھرے بے اختیار رو رہا ہی - اور ہوش حواس کھو رہا ہی *

میں اُس پیر مرد کا یہہ احوال اور اُس نازنین کا حُسن و جمال دیکھکر مُرجھا گیا - اور مُردے کی طرح بیجان ہوکر گر پڑا * وہ مرد بزرگ یہہ میرا حال دیکھہ کر شیشہ گلاب کا لے آیا اور مُجھہ پر چھڑکنے لگا * جب میں نے چیتا اُٹھہ کر اُس معشوق کے مقابل جاکر سلام کیا - اُسنے ہرگز نہ ہاتھہ اُٹھایا اور ہونٹھہ ہلایا * میں نے کہا ای گُلبدن ! اِتنا غُرور کرنا اور جواب سلام کا نہ دینا کس مذہب میں دُرست ہی ؟

کم بولنا ادا ہی ہرچند - پر نہ اِتنا
مُندجاے چشم عاشق تو بھی وہ مُنہہ نکھولے

واسطے اُس خدا کے جسنے تُجھے بنایا ہی کچھہ تو مُنہہ سے بول - ہم بھی اِتّفاقاً یہاں آنکلے ہیں - مہمان کی خاطر ضرور ہی * میں نے بہتیری باتیں بنائیں لیکن کچھہ کام نہ آئیں - وہ چپکی بت کی طرح بیٹھی سنا کی - تب میں نے بھی آگے بڑھہ کر ہاتھہ پاوں پر چلایا - جب پاوں کو چھیڑا تو سخت معلوم ہوا * آخر یہہ دریافت کیا کہ پتّھر سے اِس لعل کو تراشا ہی اور آذر نے اِس بت کو بنایا ہی * تب اُس پیر مرد بُت

پرست سے پوچھا - میں نے تیرے ہون کی ٹانگ میں کھرا مارا - تونے اِس عشق کی ناوک سے میرا کلیجہ چھید کر وار پار کیا - تیری دُعا قبول ہوئی - اب اِس کی کیفیت مُفصّل بیان کر - کہ یہہ طِلسم کیوں بنایا ھی - اور تو نے بستی کو چھوڑکر جنگل پہاڑ کیوں سیتا ھی ؟ تجھہ پر جو کچھہ بیتا ھی مجھہ سے کہہ *

جب اُس کا بہت پیچھا لیا تب اُسنے جواب دیا - کہ اِس بات نے مجھے تو خراب کیا - تو بھی سُنکر ھلاک ہوا چاھتا ھی ؟ میں نے کہا - لو اب بہت مکر چکر کیا - مطلب کی بات کہو - نہیں تو مار ڈالونگا * مجھے نہایت درپی دیکھہ کر بولا - ای جوان ! حق تعالی ہر ایک اِنسان کو عشق کی آنچ سے محفوظ رکھے - دیکھہ تو اِس عشق نے کیا کیا آفتیں برپا کی ھیں ! عشق ھی کے مارے عورت خاوند کے ساتھہ سَتی ہوتی ھی - اور اپنی جان کھوتی ھی اور فرھاد و مجنون کا قِصّہ سب کو معلوم ھی * تو اُسکے سُننے سے کیا پھل پاویگا ؟ ناحق گھر بار دولت دنیا چھوڑ چھاڑ کر نکل جاویگا ؟ میں نے جواب دیا - بس اب اپنی دوستی تہہ کر رکھو - اِسوقت مجھے اپنا دشمن سمجھو - اگر جان عزیز ھی تو صاف کہو * لاچار ہوکر آنسو بھر لایا اور کہنے لگا - کہ مُجھہ خانہ خراب کی یہہ حقیقت ھی - کہ بندے کا نام نعمان سیاح ھی - میں بڑا سوداگر تھا * اِس سن میں تِجارت کے سبب ھفت اقلیم کی سیر کی - اور سب بادشاہوں کی خدمت میں رسائی ہوئی *

ایکبار یہہ خیال جي میں آیا - کہ چارون دانگ مُلک تو پھرا لیکن جزیرۂ فرنگ کي طرف نہ گیا - اور وہان کے پادشاہ کو اور رعیّت و سپاہ کو ندیکھا - رسم و راہ وہانکي کچھہ نہ دریافت ہوئي - ایک دفعہ وہان بھي چلا چاہیئے * رفیقون اور شفیقون سے صلاح لیکر ارادہ مُصمّم کیا - اور تُحفہ ہدایا جہـــان تہان کا جو وہان کے لائق تھا لیا - اور ایک قافلہ سوداگرون کا اکٹّھا کر کر جہاز پر سوار ہوکر روانہ ہُوا * ہَوا جو مُوافق پائي گئي مہینون میں اُس ملک میں جا داخل ہوا - شہر میں ڈیرا کیا * عجب شہر دیکھا کہ کوئي شہر اُس کي خوبي کو نہیں پہنچتا - ہر ایک بازار و کوچے میں پُختہ سڑکیں بنـي ہوئیں - اور چھڑکاؤ کیا ہوا - صفائي ایسي کہ ایک تِنکا کہیں پڑا نظر نہ آیا کوڑے کا تو کیا ذِکر ہے ! اور عمارتیں رنگ برنگ کي اور رات کو رستون میں دو رستہ قدم بقدم روشني - شہرکے باہر باغات کہ جِن میں عجائب گُل بوٹے اور میوے نظر آئے کہ شاید سواے بہشت کے کہیں اور نہونگے - جو وہان کي تعریف کرون سو بجا ہے *

غرض سوداگرون کے آنے کا چَرچا ہوا - ایک خواجہ سرا مُعتبر سوار ہوکر اور کئي خِدمتگار ساتھہ لیکر قافلے میں آیا اور بیپاریون سے پوچھا کہ تمہارا سردار کون سا ہے ؟ سبھون نے میري طرف اِشارت کي - وہ محلّي میرے مکان میں آیا - میں تعظیم بجا لایا - باہم سلام علیک ہوئي - اُسکو سوزني پر بِٹھایا - تکئے کي تواضع کي * بعد اُسکے میں نے پوچھا کہ صاحب کے تشریف لانیکا کیا باعث ہے ؟ فرمایئے * جواب دیا کہ شہزادي نے سُنا ہے

سوداگر آئے هین - اور بهت جنس لائے هین - لهذا مجهکو حکم کیا
که جاکر اُنکو حضور مین لے آؤ * پس تم جو کچهه اسباب لایق
پادشاهون کے سرکار کے هو ساتهه لیکر چلو - اور سعادت آستانه
بوسي کي حاصل کرو *

مین نے جواب دیا که آج تو ماندگي کے باعث قاصر هون -
کَل جان و مال سے حاضر هون - جو کچهه اِس عاجز کے پاس
موجود هي نذر گذرانونگا - جو پسند آوے مال سرکار کا هی *
یهه وعده کرکر اور عِطر پان دیکر خواجه کو رُخصت کیا اور سب
سوداگرون کو اپنے پاس بلاکر جو جو تحفه جسکے پاس تها لیکر
جمع کیا - اور جو میرے گهر مین تها وہ بهي لیا - اور صُبح کے
وقت دروازے پر پادشاهي محل کے حاضر هوا * باري دارون نے
میري خبر عرض کي - حکم هوا که حضور مین لاؤ - وهي خواجه
سرا نِکلا اور میرا هاتهه هاتهه مین لیکر دوستي کي راه سے باتین
کرتا هوا لے چلا * پہلے خواص پُرے سے هوکر ایک مکان عالیشان مین
لیگیا * اى عزیز ! تو باور نکریگا یهه عالم نظر آیا گویا پر کاٹ کر
پریون کو چهوڑ دیا هی * جس طرف دیکهتا تها نِگاه گڑ جاتي
تهي - پاون زمین سے اُکهڑے جاتے تهے * بزور اپنے تئین سنبهالتا
هوا روبرو پهنچا - جونهین بادشاهزادی پر نظر پڑي غش کي نَوبت
هوئي - اور هاتهه پاؤون مین رعشه هوگیا *

بَہر صورت سلام کیا - دونون طرف دستِ راست اور دستِ
چپ صف به صف نازنینانِ پري چِهرہ دست بسته کهڑي
تهین * مین جو کچهه قِسمِ جواهِر اور پارچهٔ پوشاکي اور تُحفه اپنے

ساتهه لیگیا تها جب کٔي کشتیان حضور مین چنٔین گٔین (از بسکه سب جنس لاںٔق پسند کے تهی) خوش هوکر خانساماں کے حوالے کین اور فرمایا - که قیمت اسکي بموجب فرد کے کل دی جاںٔیگي - مین تسلیمات بجا لایا اور دل مین خوش هوا که اِس بهانے سے بهلا کل بهي آنا هوگا ٭ جب رُخصت هوکر باهر آیا تو سوداںٔي کي طرح کهتا کچهه تها اور مُهنه سے کچهه نکلتا تها ٭ اسیطرح سرا مین آیا لیکن حواس بجا نه تهے ٭ سب آشنا دوست پوچهنے لگے که تمهاري کیا حالت هی ؟ مین نے کها اِتني آمد و رفت سے گرمي دماغ مین چڑهه گٔي هی ٭

غرض وه رات تلپتے کاٹی - فجر کو پهر جاکر حاضر هوا اور آسي خواجه کے ساتهه پهر محل مین پهنچا - وهي عالم جو کل دیکها تها دیکها - بادشاهزادي نے مجهے دیکها اور هر ایک کو اپنے اپنے کام پر رُخصت کیا ٭ جب پهرچا هوا خِلوت مین آٹهه گٔین اور مجهے طلب کیا ٭ جب مین وهان گیا بیٹهنے کا حکم کیا - مین آداب بجالاکر بیٹها - فرمایا که یهان جو تو آیا اور یهه اسباب لایا اِس مین منافع کتنا منظور هی ؟ مین نے عرض کي که آپ کے قدم دیکهنے کي بڑي خواهش تهي - سو خدا نے مُیسّر کي - اب مین نے سب کچهه بهر پایا - اور دونون جهان کي سعادت حاصل هؤي - اور قیمت جو کچهه فهرست مین هی نصف کي خرید هی اور نصف منافع هی ٭ فرمایا نهین - جو قیمت تونے لکهي هی وهي عنایت هوگي - بلکه اور بهي اِنعام دیا جاںٔیگا - بشرطیکه

ایک کام تجھہ سے هوسکے تو حکم کرون *

مین نے کہا کہ غلام کا جان و مال اگر سرکار کے کام آوے تو مین اپنے طالعون کي خوبي سمجھون - اور آنکھون سے کرون * یہہ سنکر قلمدان یاد فرمایا - ایک شقّہ لکھا اور موتیون کے ڈلمیان مین رکھکر ایک رومال شبنم کا اوپر لپیٹ کر میرے حوالے کیا - اور ایک انگوٹھي نشان کے واسطے انگلي سے اتار دي اور کہا - کہ اُس طرف کو ایک بڑا باغ هي - دلکشا اُسکا نام هي - وهان توجاکر ایک شخص کیخسرو نام داروغہ هي - اُسکے هاتھہ مین یہہ انگشتري دیجو اور هماري طرف سے دعا کہیو اور اِس رقعہ کا جواب مانگیو لیکن جلد آئیو - اگر کہانا وهان کھائیو تو پاني یہان پیجو - اِس کام کا اِنعام تجھے ایسا دونگي کہ تو دیکھیگا * مین رخصت هوا اور پوچھتا پوچھتا چلا - قریب دو کوس کے جب گیا وہ باغ نظر پڑا * جب پاس پہنچا ایک عزیز مُسلّح مجھکو پکڑکے دروازے مین باغ کے لیگیا * دیکھون تو ایک جوان شیر کي سي صورت سونے کي کرسي پر (زرہ داؤدي پہنے - چار آئینہ باندھے فولادي خود سر پر دھرے) نہایت شان و شوکت سے بیٹھا هي - اور پان سو جوان تیّار ڈھال تلوار هاتھہ مین لیئے اور ترکش کمان باندھے مُستعد پرا باندھے کھڑے هین *

مین نے سلام کیا - مجھے نزدیک بلایا * مین نے وہ خاتم دي اور خوشامد کي باتین کرکر وہ رومال دکھایا - اور شقّے کے بھي لانے کا احوال کہا * اُسنے سنتے هي انگلي دانتون سے کاٹي -

اور سر دُھن کر بولا کہ شاید تیری اجل تجھکو لے آئی ہی - خیر باغ کے اندر جا - سرو کے درخت میں ایک آهنی پنجرا لٹکتا ہی - اُس میں ایک جوان قید ہی - اُسکو یہہ خط دیکر جواب لیکر جلد پھر آ * میں شتاب باغ میں گُھسا - باغ کیا تھا - گویا جیتے جی بہشت میں گیا * ایک ایک چمن رنگ برنگ کا پُھول رہا تھا اور فوّارے چھوٹ رہے تھے - جانور چہچہے مار رہے تھے * میں سیدھا چلا گیا اور اُس درخت میں وہ قفس دیکھا - اُس میں ایک جوان حسین نظر آیا * میں نے ادب سے سر نہوڑایا اور سلام کیا - اور وہ خریطہ سر بہ مُہر پنجرے کی تیلیوں کی راہ سے دیا * وہ عزیز رُقعہ کھول کر پڑھنے لگا اور مجھہ سے مُشتاق وار احوال ملکہ کا پوچھنے لگا *

ابھی باتیں تمام نہ ہوئیں تھیں کہ ایک فوج زنگیوں کی نمود ہوئی اور چاروں طرف سے مُجھپر آ ٹوٹی - اور بے تحاشا برچھی و تلوار مارنے لگی * ایک آدمی نہتّھے کی بساط کیا ؟ ایک دم میں چُور زخمی کردیا - مجھے کچھہ اپنی سُدھہ بُدھہ نرہی * پھر جو ہوش آیا اپنے تئیں چارپائی پر پایا کہ دو پیادے اُٹھائے لیئے جاتے ہیں - اور آپس میں بتیاتے ہیں * ایک نے کہا اِس مُردے کی لوتھہ کو میدان میں پھینک دو - کُتّے کوّے کھائینگے * دوسرا بولا اگر پادشاہ تحقیق کرے اور یہہ خبر پہنچے تو جیتا گڑوادے اور بال بچّوں کو کولھو میں پڑوادے * کیا ہمیں اپنی جان بھاری پڑی ہی جو ایسی نا معقول حرکت کریں ؟

مین نے یہہ گفتگو سُنکر دونون یاجوج ماجوج سے کہا کہ واسطے خدا کے مجھہ پر رحم کرو - ابھي مجھہ مین ایک رمق جان باقي هی - جب مرجاؤنگا جو تمہارا جي چاهیگا سو کیجیو* مُردہ بدست زندہ - لیکن یہہ تو کہو مجھہ پر یہہ کیا حقیقت بیتي - مجھے کیون مارا - اور تم کون هو ؟ بھلا اِتنا تو کہہ سُناؤ* تب اُنہون نے رحم کھاکر کہا کہ وہ جوان جو قفس مین بند هی اِس پادشاہ کا بھتیجا هی - اور پہلے اِسکا باپ تخت نشین تھا* رِحلَت کے وقت یہہ وصیت اپنے بھائي کو کي - کہ ابھي میرا بیٹا جو وارث اِس سلطنت کا هی لڑکا اور بے شعور هی - کار بار پادشاهت کا خیر خواهي اور هوشیاري سے تم کیا کیجیو* جب یہہ بالغ هو اپني بیٹي سے شادي اِسکي کردیجیو - اور مُختار تمام مُلک اور خزانے کا کیجیو*

یہہ کہکر اُنہون نے وفات پائي - اور سلطنت کي نوبت چھوٹے بھائي پر آئي* اُسنے وصیت پر عمل نہ کیا - بلکہ دیوانہ اور سودائي مشہور کرکے پِنجرے مین ڈال دیا - اور چوکي کاڑھي چارون طرف باغ کے رکھي هی کہ پرندہ پر نہین مار سکتا - اور کئي مرتبے زہر هلاهل دیا هی - لیکن زندگي زبردست هی اثر نہین کیا* اب وہ شہزادي اور یہہ شہزادہ دونون عاشق معشوق بن رهے هین* وہ گھر مین تلپتي هی - اور یہہ قفس مین تڑپے هی - تیرے هاتھہ شوق کا نامہ اُسنے بھیجا - یہہ خبر هرکارون نے بجِنس پادشاہ کو پہنچائي - حبشیون کا دستہ مُتَعیّن هوا - تیرا یہہ احوال کیا اور اُس جوان قیدي کے قتل

کي وزیر سے تدبیر پوچھي * اُس نمک حرام نے ملکہ کو راضي کیا هی کہ اُس بیگناہ کو بادشاہ کے حضور اپنے هاتھہ سے شاهزادي مار ڈالے *

مین نے کہا چلو مرتے مرتے یہہ بہي تماشا دیکھہ لین * آخر راضي هوکر وہ دونون اور مین زخمي چپکے ایک گوشے مین جاکر کھڑے هوئے - دیکھا تو تخت پر بادشاہ بیٹھا هی اور ملکہ کے هاتھہ مین ننگي تلوار هی اور شاهزادے کو پنجرے سے باهر نکال کر روبرو کھڑا کیا * ملکہ جلّاد بنکر شمشیر برهنہ لیئے هوئے اپنے عاشق کے قتل کرنے کو آئي - جب نزدیک پہنچي تلوار پھینک دي اور گلے مین چمٹ گئي * تب وہ عاشق بولا کہ ایسے مرنے پر مین راضي هون - یہان بہي تیري آرزو هی وهان بہي تیري تمنّا رهیگي * ملکہ بولي کہ اِس بہانے سے مین تیرے دیکھنے کو آئي تهي * بادشاہ یہہ حرکت دیکھہ کر سخت برهم هوا اور وزیر کو ڈانٹا کہ تو یہہ تماشا مجھے دکھلا نے کو لایا تھا ؟ محلّي ملکہ کو جدا کرکے محل مین لیگئے اور وزیر نے خفا هوکر تلوا اُٹھائي اور بادشاہ زادے کے اوپر دوڑا کہ ایک هي وار مین کام اُس بیچارے کا تمام کرے * جون چاهتا هی کہ تیغا چلاوے غیب سے ایک تیر ناگہاني اُسکي پیشاني پر بیٹھا - کہ دو سار هوگیا اور وہ گر پڑا *

بادشاہ یہہ واردات دیکھہ کر محل مین گُھس گئے - جوان کو پھر قفس مین بند کرکر باغ مین لیگئے - مین بہي وهان سے نکلا * رہ مین سے ایک آدمي مجھے بلاکر ملکہ کے حضور لیگیا - مجھے

گھایل دیکھہ کر ایک جرّاح کو بُلوایا اور نہایت تقیّد سے فرمایا کہ اِس جوان کو جلد چنگا کر کے غُسل شفا کا دے - یہی تیرا مُجرا هی - اِسکے اوپر جتنی محنت تو کریگا ویسا هی اِنعام اور سرفرازی پاویگا * غرض وہ جرّاح بموجب اِرشاد ملکہ کے تگ و دو کرکے ایک چلّے میں نہلا دُھلا مجھے حُضور میں لیگیا * ملکہ نے پوچھا کہ اب تو کچھہ کسر باقی نہیں رهی ؟ میں نے کہا کہ آپ کی توجھہ سے اب هٹّا کٹّا هوں * تب ملکہ نے ایک خِلعت اور بہت سے روپی جو فرمائے تھے بلکہ اُس سے بھی دوچند عطا کیئے اور رخصت کیا *

میں نے وهاں سے سب رفیق اور نوکر چاکروں کو لیکر کوچ کیا * جب اِس مقام پر پہنچا سبکو کہا - تم اپنے وطن کو جاو - اور میں نے اِس پہاڑ پر یہہ مکان اور اُسکی صورت بناکر اپنا رهنا مُقرر کیا - اور نوکروں اور غلاموں کو مُوافق هر ایک کی قدر کے روپی دیکر آزاد کیا - اور یہہ کہہ دیا کہ جب تک میں جیتا رهوں میری قُوّت کی خبر گیری تمھیں ضرور هی آگے مُختار هو * اب وهی اپنی نمک حلالی سے میرے کھانے کی خبر لیتے هیں - اور میں بخاطر جمع اِس بت کی پرستش کرتا هوں - جب تک جیتا هوں میرا یہی کام هی * یہہ میری سرگذشت هی جو تو نے سنی * یا فُقَرا ! میں نے بہ مُجرّد سننے اِس قِصّے کے کفنی گلے میں ڈالی - اور فقیروں کا لباس کیا اور اِشتیاق میں فرنگ کے ملک کے دیکھنے کے روانہ هوا * کتنے ایک عرصے میں جنگل پہاڑوں کی سیر کرتا هوا مجنوں اور فرهاد کی صورت

بن گيا *

آخر ميرے شوق نے اُس شهر تک پهنچايا - گلي کوچے مين باولا سا پهرنے لگا - اکثر ملکه کے محل کے آس پاس رها کرتا - ليکن کوئي ڈهب ايسا نه هوتا جو وهان تک رسائي هو * عجب حيراني تهي که جسواسطے يهه محنت کشي کر کر گيا - وه مطلب هاتهه نه آيا * ايک دن بازار مين کهڑا تها که ايکبارگي آدمي بهاگنے لگے - اور دوکاندار دوکان بند کرکے چلے گئے - يا وه رونق تهي يا سنسان هوگيا * ايک طرف سے ايک جوان رُستم کا سا کلّه جبڑا - شير کي مانند گونجتا اور تلوار دو دستي جهاڑتا هوا - زره بکتر گلے مين اور ٹوپ جهلم کا سر پر طمنچے کي جوڑي کمر مين - کيفي کي طرح بکتا جهکتا نظر آيا - اور اُسکے پيچهے دو غلام باذات کي پوشاک پهنے ايک تابوت مخمل کاشاني سے مڑها هوا سر پر ليئے چلے آتے هين *

مين نے يهه تماشا ديکهه کر ساتهه چلنے کا قصد کيا * جو کوئي آدمي ميري نظر پڑتا مجهے منع کرتا - ليکن مين کب سُنتا هون ؟ رفته رفته وه جوان مرد ايک عالي شان مکان مين چلا - مين بهي ساتهه هوا * اُس نے پهرتے هي چاها که ايک هاتهه مارے اور مجهے دو ٹکڑے کرے - مين نے اُسے قسم دي که مين بهي يهي چاهتا هون - مين نے اپنا خون مُعاف کيا - کسو طرح مجهے اِس زندگي کے عذاب سے چُهڑا دے که نهايت به تنگ آيا هون * مين جان بوجهکر تيرے سامنے آيا هون - دير مت کر * مجهے مرنے پر ثابت قدم ديکهکر خدا نے اُس کے

دل میں رحم ڈالا - اور غُصّہ بھي ٹھنڈا ہوا * بہت توجّہ اور مہربانی سے پوچھا کہ تو کون ہی - اور کیوں اپني زندگي سے بیزار ہوا ہی *

مین نے کہا ذرا بیٹھیئے تو کہوں - میرا قِصّہ بہت دور دراز ہی - اور عشق کے پنجے مین گرفتار ہوں اِس سبب لاچار ہوں * یہہ سُنکر اُسنے اپني کمر کھولي اور ہاتھہ مُنھہ دھو دھا کر کچھہ ناشتا کیا * مجھے بھي باعث ہوا * جب فراغت کرکے بیٹھا بولا - کہہ تجھہ پر کیا گذری ؟ میں نے سب واردات اُس پیر مرد کي اور ملکہ کي اور اپنے وہاں جانے کي کہہ سنائي * پہلے سنکر رویا اور یہہ کہا کہ اس کم بخت نے کِس کِس کا گھر گھالا - لیکن بھلا تیرا علاج میرے ہاتھہ میں ہی * اغلب ہی کہ اِس عاصي کے سبب سے تو اپني مُراد کو پہنچے - اب تو اندیشہ فکر اور خاطر جمع رکھہ * حجّام کو فرمایا کہ اِسکي حجامت کرکے حمّام کرواوے * ایک جوڑا کپڑا اُس کے غلام نے لاکر پہنایا - تب مُجھہ سے کہنے لگا کہ یہہ تابوت جو تونے دیکھا اُسي شہزادۂ مرحوم کا ہی جو قفس میں مُقیّد تھا - اُس کو دوسرے وزیر نے آخر مکر سے مارا - اُس کي تو نجات ہوئي کہ مظلوم مارا گیا * میں اُسکا کوکا ہوں - میں نے بھي اُس وزیر کو بضرب شمشیر مارا - اور بادشاہ کے مارنے کا ارادہ کیا - بادشاہ گِڑ گِڑایا اور سوگند کھانے لگا کہ میں بے گناہ ہوں - میں نے اُسے نامرد جان کر چھوڑ دیا * تب سے میرا کام یہي ہی کہ ہر مہینے کي نو چندي جمع رات کو میں اِس تابوت کو اسي طرح شہر میں لیئے پھرتا ہوں اور اُس کا ماتم

کرتا ہون *

اُس کي زباني یہہ احوال سُننے سے مجھے تسلّـي ہوئي کہ اگر یہہ چاہیگا تو میرا مقصد بر آویگا - خدانے بڑا احسان کیا جو ایسے جنوني کو مجھہ پر مہربان کیا - سچ ہی - خدا مہربان ہو تو کُل مہربان * جب شام ہوئي اور آفتاب غروب ہوا اُس جوان نے تابوت کو نکالا اور ایک غلام کے عوض وہ تابوت میرے سر پر دھرا اور اپنے ساتھہ لیکر چلا * فرمانے لگا کہ ملکہ کے نزدیک جاتا ہون - تیري سفارش تا بہ مقدور کرونگا - تو ہرگز دم نہ ماریو - چپکا بیٹھا سنا کیجو * مین نے کہا جو کچھہ صاحب فرماتے ہین سو ہي کرونگا - خدا تُمکو سلامت رکھے جو میرے احوال پر ترس کہاتے ہو * اُس جوان نے قصد پادشاهي باغ کا کیا - جب اندر داخل ہوا ایک چبوترہ سنگ مرمر کا ہشت پہلو باغ کے صحن مین تھا - اور اُسپر ایک نمگیرا سفید بادلے کا موتیون کي جھالر لگي ہوئي - الماس کے اِستادون پر کھڑا تھا - اور ایک مسند مُغرّق بچھي تھي - گاؤ تکیہ اور بغلي تکیئے زربفت کے لگے ہوئے - وہ تابوت وہان رکھوایا اور ہم دونون کو فرمایا کہ اُس درخت کے پاس جاکر بیٹھو *

بعد ایک ساعت کے مشعل کي روشني نظر آئي - ملکـــہ آپ کئي خواصین پس و پیش اِہتمام کرتي ہوئین تشریف لائین - لیکن اُداسي اور خَفَگي چہرے پر ظاہر تھي - آکر مسند پر بیٹھین * یہہ کوکا ادب سے دست بستہ کھڑا رہا - پھر ادب سے دور فرش کے

کنارے مُؤدّب بیٹھا * فاتحہ پڑھي اور کچھہ باتین کرنے لگا * مین کان لگائے سن رھا تھا * آخر اُس جوان نے کہا کہ ملکۂ جہان سلامت ! مُلک عجم کا شہزادہ آپ کي خوبیان اور محبوبیان غائبانہ سُنکر اپني سلطنت کو برباد دے فقیر بن مانند ابراھیم ادھم کے تباہ ھو اور بڑي محنت کھینچ کر یہان تک آ پہنچا ھی * سائین تیرے کارن چھوڑا شہر بلخ - اور اِس شہر مین بہت دنون سے حیران پریشان پھرتا ھی * آخر وہ قصد مرنیکا کرکے میرے ساتھہ لگ چلا - مین نے تلوار سے ڈرایا اُس نے گردن آگے دھر دي - اور قسم دي کہ اب مین یھي چاھتا ھون دیر مت کر * غرض تمھارے عِشق مین ثابت ھی - مین نے خوب آزمایا - سب پورا پایا * اِس سبب سے اُسکا مذکور مین درمیان مین لایا - اگر حضور سے اُسکے احوال پر مُسافر جان کر توجّہ ھو - خدا ترسي اور حق شناسي سے دور نہین *

یہہ ذکر ملکہ نے سُنکر فرمایا کہان ھی ؟ اگر شہزادہ ھی تو کیا مضایقہ ؟ رو برو آوے * وہ کوکا وھان سے اُٹھہ کر آیا اور مجھے ساتھہ لیکر گیا * مین ملکہ کے دیکھنے سے نہایت شاد ھوا - لیکن عقل و ھوش برباد ھوئے - عالم سکوت کا ھوگیا یہہ ھواو نہ پڑا کہ کچھہ کہون * ایک دم مین ملکہ سدھاري اور کوکا اپنے مکان کو چلا - گھر آکر بولا کہ مین نے تیري سب حقیقت اول سے آخر تک ملکہ کو کہہ سُنائي - اور سِفارِش بھي کي - اب ھمیشہ رات کو بلاناغہ جایا کر * اور عیش خوشي منایا کر * مین اُس کے قدم پر گر پڑا - اُسنے گلے لگا لیا * تمام دن گھڑیان گنتا رھا - کہ کب سانجھہ

هو جو میں جاؤن ؟ جب رات هوئي میں اُس جوان سے رُخصت هوکر چلا - اور پائیں باغ میں ملکه کے چبوترے پر تکیه لگا کر جا بیٹھا *

بعد ایک گھڑي کے ملکه تن تنہا ایك خواص کو ساتھه لیکر آهسته آهسته آکر مسند پر بیٹھیں * خوش طالعي سے یهه دن مُیسَّر هوا - میں نے قدم بوسي کي - اُنھون نے میرا سر اُٹھا لیا اور گلے سے لگا لیا اور بولیں که اِس فرصت کو غنیمت جان - اور میرا کہا مان - مُجھے یہان سے لے نکل - کسو اور مُلك کو چل * میں نے کہا چلیئے * یهه کهکر هم دونون باغ کے باهر تو هوئے - پر حیرت سے اور خوشي سے هاتھه پانون پھول گئے اور راه بھول گئے اور ایک طرف کو چلے جاتے تھے - پر کچھه ٹھکانا نهیں پاتے تھے * ملکه برهم هوکر بولي که اب میں تھک گئي - تیرا مکان کہان هی ؟ جلد چلکر پهنچ - نهیں تو کیا کیا چاهتا هی ؟ میرے پانون میں پھپھولے پڑگئے هیں - رستے میں کهیں بیٹھه جاؤنگي *

میں نے کہا که میرے غلام کي حویلي نزدیک هی اب آ پهنچے - خاطر جمع رکھو اور قدم اُٹھاؤ * جھوٹھه تو بولا پر دل میں حیران تھا که کہان لیجاون ؟ عین راه پر ایک دروازه مُقفَّل نظر پڑا - جلدي سے قُفل کو توڑ کر مکان کے بھیتر گئے - اچّھي حویلي فرش بچھا هوا شراب کے شیشے بھرے قرینے سے طاق میں دھرے - اور باورچي خانے میں نان و کباب تیّار تھے - ماندگي کمال هو رهي تھي - ایک ایک گلابي شراب پُرتگالي اُس گزک کے ساتھه لي - اور ساري رات باهم خوشي کي * جب اِس چین سے صُبح هوئي

شہر میں غُل مچا کہ شہزادی غایب ہوئی * محلّہ محلّہ کوچہ کوچہ مُنادی پھرنے لگی * اور کُٹنیاں اور ہرکارے چُھوٹے کہ جہاں سے ہاتھہ آوے پیدا کریں - اور سب دروازوں پر شہر کے بادشاہی غُلاموں کی چوکی آ بیٹھی * گُذربانوں کو حکم ہوا کہ بغیر پروانگی چیونٹی باہر شہر کے نہ نکل سکے - جو کوئی سُراغ ملکہ کا لاویگا ہزار اشرفی اور خلعت اِنعام پاویگا * تمام شہر میں کُٹنیاں پھرنے اور گھر گھر گُھسنے لگیں *

مُجھے جو کم بختی لگی دروازہ بند نکیا - ایک بُڑھیا شیطان کی خالا (اُسکا خدا کرے مُنہہ کالا) ہاتھہ میں تسبیح لٹکائے برقع اوڑھے دروازہ کُھلا پاکر بیدھڑک چلی آئی - اور سامنے ملکہ کے کھڑی ہوکر ہاتھہ اُٹھاکر دُعا دینے لگی - کہ اِلٰہی تیری نتھہ چُوڑی سُہاگ کی سلامت رہے ! اور کماؤ کی پگڑی قایم رہے * میں غریب رنڈیا فقیرنی ہوں - ایک بیٹی میری ہی کہ وہ دوجی سے پورے دنوں درد زہ میں مرتی ہی - اور مجھکو اِتنی وسعت نہیں کہ اَدّھی کا تیل چراغ میں جلاؤں - کھانے پینے کو تو کہاں سے لاؤں * اگر مرگئی تو گور کفن کیونکر کرونگی - اور جنی تو دائی جنائی کو کیا دونگی - اور جچا کو سٹھورا اچھوانی کہاں سے پلاؤنگی ؟ آج دو دن ہوے ہیں کہ بھوکھی پیاسی پڑی ہی - ای صاحب زادی ! اپنی خیر کچھہ ٹکڑا پارچہ دو تو اُس کو پانی پینے کا ادھار ہو *

ملکہ نے ترس کھاکر اپنے نزدیک بلا کر چار نان اور کباب اور ایک انگوٹھی چھنگلیا سے اُتار کر حوالے کی کہ اِس کو بیچ

باچ کر کھنہ پانا بغا دیجیو - اور خاطر جمع سے گُذران کیجیو اور کبھو کبھو آیا کیجیو - تیرا گھر ہی * آسنے اپنے دل کا مُدّعا جسکي تلاش مین آئي تھي بہ جنس پایا - خوشي سے دُعائین دیتي اور بلائین لیتي دفع ھوئي * ڈیوڑھي مین نان کباب پھینک دیئے - مگر انگوٹھي کو مُٹّھي مین لے لیا کہ پَتا ملکہ کے ھاتھہ کا میرے ھاتھہ آیا * خدا اُس آفت سے جو بچایا چاھے - اُس مکان کا مالک جوانمرد سپاھي تازي گھوڑے پر چڑھا ھوا - نیزہ ھاتھہ مین لیئے - شکار بند سے ایک ھرن لٹکائے آ پہنچا * اپني حویلي کا تالا ٹُوٹا اور کواڑ کُھلے پائے - اُس دلّالہ کو نکلتے دیکھا - مارے غُصّے کے ایک ھاتھہ سے اُسکي جھونٹي پکڑ کر لٹکا لیا اور گھر مین آیا * اُسکے دونون پانون مین رسّي باندھہ کر ایک درخت کي ٹہني مین لٹکایا - سر تلے اور پانون اُوپر کیئے ایک دم مین تڑپ تڑپ کر مرگئي * اُس مرد کي صورت دیکھکر یہہ ھیبت غالب ھوئي کہ ھوائیان مُنہہ پر اُڑنے لگین اور مارے ڈر کے کلیجہ کانپنے لگا * اُس عزیز نے ھم دونون کو بدحواس دیکھکر تسلّي دي کہ بڑي ناداني تم نے کي - ایسا کام کیا اور دروازہ کھول دیا *

ملکہ نے مُسکُرا کر فرمایا کہ شہزادہ اپنے غلام کي حویلي کہکر مجھے لے آیا - اور مجھکو پھسلایا * اُسنے اِلتماس کیا کہ شہزادے نے بیان واقعي کیا - جتني خلق اللہ ھی بادشاھون کي لونڈي غلام ھین - اُنھین کي برکت اور فیض سے سب کي پرورش اور نباہ ھی * یہہ غلام بے دام و درم زر خریدہ تمھارا

هی - لیکن بهید چهپانا عقل کا مُقتضا هی * اي شهزادے ! تمهارا اور ملکه کا اِس غریب خانے مین توجّه فرمانا اور تشریف لانا میري سعادت دونون جهان کي هی اور آپ نے فدوي کو سرفراز کیا * مین نثار هونے کو تیّار هون - کسو صورت مین جان و مال سے دریغ نه کرونگا - آپ شوق سے آرام فرمایئے - اب کوڑي بهر خطره نهین - یهه مُردار کُٹنني اگر سلامت جاتي تو آفت لاتي - اب جب تک مزاج شریف چاهے بیٹهے رهیئے اور جو کچهه درکار هو اِس خانه زاد کو کهئے سب حاضر کریگا - اور پادشاه تو کیا چیز هی ! تمهاري خبر فرشتے کو بهي نهوگي * اُس جوانمرد نے ایسي ایسي باتین تسلّي کي کهین که ٹُک خاطر جمع هوئي * تب مین نے کها شاباش تم بڑے مرد هو - اِس مُروّت کا عوض هم سے بهي جب هوسکیگا تب ظهور مین آویگا - تمهارا نام کیا هی ؟ اُسنے کها غلام کا اِسم بهزاد خان هی * غرض چهه مهینے تک جتني شرط خدمت کي تهي بجان و دل بجالایا - خوب آرام سے گُذري *

ایک دن مجهے اپنا مُلک اور ما باپ یاد آئے - اِس لیئے نهایت مُتفکّر بیٹها تها * میرا چِهره ملین دیکهکر بهزاد خان روبرو هاتهه جوڑ کر کهڑا هوا اور کهنے لگا - که اِس فدوي سے اگر کچهه تقصیر چرن برداري مین واقع هوئي تو اِرشاد هو * مین نے کها از براے خدا یهه کیا مذکور هی ! تم نے ایسا سُلوک کیا که اِس شهر مین ایسے آرام سے رهے جیسے اپني مان کے پیٹ مین کوئي رهتا هی - نهین تو یهه ایسي

حرکت هم سے هوئی تھی که تنکا تنکا همارا دشمن تھا - ایسا دوست همارا کون تھا که ذرا دم لیتے - خدا تمھیں خوش رکھے - بڑے مرد هو * تب آسنے کہا اگر یہان سے دل برداشته هوا هو - تو جہان حکم هو وهان خیر و عافیت سے پهنچا دون * فقیر بولا که اگر اپنے وطن تک پهنچون تو والدین کو دیکھون - میری تو یهه حالت هوئی - خدا جانے اُنکی کیا حالت هوئی هوگی * مین جس واسطے جلا وطن هوا تھا میری تو آرزو بر آئی * اب اُن کی بھی قدم بوسی واجب هی - میری خبر اُن کو کچھه نهین که موا یا جیتا هی - اُن کے دل پر کیا قلق گذرتا هوگا ! وہ جوان مرد بولا که بہت مبارک هی - چلیئے * یهه کہه کے ایک راس گھوڑا ترکی سو کوس چلنے والا اور ایک گھوڑی چلد جسکے پر نهین کٹے تھے لیکن شایسته ملکه کی خاطر لایا - اور هم دونون کو سوار کروایا - پھر زرہ بکتر پہن - سلاح باندھه - اوپچی بن اپنے مرکب پر چڑھه بیٹھا اور کہنے لگا - غلام آگے هو لیتا هی صاحب خاطر جمع سے گھوڑے دبائے هوئے چلے آوین *

جب شہر کے دروازے پر آیا ایک نعرہ مارا اور تیر سے قفل کو توڑا اور نگهبانون کو ڈانت ڈپٹ کر للکارا که - ای نامردو! اپنے خاوند کو جاکر کہو که بہزاد خان ملکهٔ مہر نگار اور شہزادۂ کامگار کو (جو تمھارا داماد هی) هانکے پکارے لیئے جاتا هی - اگر مردمی کا کچھه نشــا هی تو باهر نکلو اور ملکــه کو چھین لو - یهه نه کہیو که چپ چاپ لیگیا - نهین تو قلعه مین بیٹھے آرام کیا کرو * یهه خبر پادشاہ کو جلد جا پهنچی - وزیر اور میر بخشی

کو حکم هوا - که اُن تینون بد ذات مُفسِدون کو باندهکر لاؤ - یا اُنکے سر کاٹ کر حضور مین پهنچاؤ * ایک دم کے بعد غت فوج کا نمود هوا - اور تمام زمین و آسمان گرد باد هو گیا * بهزاد خان نے ملکه اور اِس فقیر کو ایک در مین پل کے (که بارہ پلے اور جون پور کے پل کے برابر تها) کهڑا کیا - اور آپ گهوڑے کو تنگیا کر اُس فوج کي طرف پهرا - اور شیر کے مانند گرونج کر مرکب کو ڈپٹ کر فوج کے درمیان گهسا * تمام لشکر کائي سا پهٹ گیا - اور یهه دونون سردارون تک جا پهنچا - دونون کے سر کاٹ لیئے * جب سردار مارے گئے لشکر تِتر بِتر هو گیا - وہ کہاوت هی - سرے سرواها - جب بیل بهوتي رائي رائي هوگئي * وونهین آپ پادشاہ کتني فوج بکتر پوشون کي ساتهه لیکر کمک کو آئے - اُن کي بهي لڑائي اُس یکّا جوان نے ماردي - شکست فاش کهائي *

پادشاہ پس پا هوئے - سچ هی فتح داد اِلهي هی - لیکن بهزاد خان نے ایسي جوان مردي کي که شاید رستم سے بهي نهو سکتي * جب بهزاد خان نے دیکها که مطلع صاف هوا - اب کون باقي رها هی جو همارا پیچها کریگا - بے وسواس هوکر اور خاطر جمع کر جهان هم کهڑے تهے آیا - اور ملکه کو اور مجهه کو ساتهه لیکر چلا * سفر کي عمر کوتاہ هوتي هی - تهوڑے عرصے مین اپنے مُلک کي سرحد مین جا پهنچے * ایک عرضي صحیح سلامت آنے کي بادشاہ کے حضور مین (جو قبله گاہ مجهه فقیر کے تهے) لکهه کر روانه کي * جهان پناہ پڑهه کر شاد هوئے - دوگانه

شُکر کا ادا کیا - جیسے سُوکھے دھان میں پاني پڑا * خوش ہوکر سب امیرون کو جِلو میں لیکر اِس عاجز کے اِستقبال کي خاطر لبِ دریا آکر کھڑے ہوئے - اور نواڑون کے واسطے میر بحر کو حکم ہوا * مین نے دوسرے کنارے پر سواري پادشاہ کي کھڑي دیکھي - قدم بوسي کي آرزو میں گھوڑے کو دریا میں ڈال دیا - ہیلہ مارکر حضور میں حاضر ہوا - مجھے مارے اِشتیاق کے کلیجے سے لگالیا *

اب ایک اور آفت ناگہاني پیش آئي - کہ جس گھوڑے پر میں سوار تھا شاید بچّہ اُسي مادیان کا تھا جِس پر ملکہ سوار تھي یا جِنسیّت کے باعث میرے مرکب کو دیکھکر گھوڑي نے بھي جلدي کرکر اپنے تئیں ملکہ سمیت میرے پیچھے دریا میں گرادیا - اور پیرنے لگي * ملکہ نے گھبرا کے باگ کھینچي - وہ مُنھہ کي نرم تھي اُلٹ گئي - ملکہ غوطے کھاکر بہ معۂ گھوڑي دریا میں ڈوب گئي کہ پھر اُن دونون کا نشان نظر نہ آیا * بہزاد خان نے یہہ حالت دیکھہ کر اپنے تئیں گھوڑے سمیت ملکہ کي مدد کي خاطر دریا میں پہنچایا - وہ بھي اُس بھنور میں آگیا - پھر نکل نہ سکا - بہتیرے ہاتھہ پاؤن مارے کچھہ بس نہ چلا ڈوب گیا * جہان پناہ نے یہہ واردات دیکھہ کر مہا جال منگواکر پھنکوایا اور ملّاحون اور غوطہ خورون کو فرمایا * اُنھون نے سارا دریا چھان مارا - تھاہ کي مِٹّي لے لے آئے - پر وے دونون ہاتھہ نہ آئے * یا فقرا ! یہہ حادثہ ایسا ہوا کہ میں سودائي اور جنوني ہوگیا - اور فقیر بن کر یہي کہتا پھرتا تھا - اِن نیڈون کا یہي بِسیکھہ *

وہ بھي دیکھا یہہ بھي دیکھہ * اگر ملکہ کہیں غائب ہو جاتي یا مرجاتي تو دل کو تسلّي آتي - پھر تلاش کو نکلتا یا صبر کرتا - لیکن جب نظروں کے روبرو غرق ہوگئي تو کچھہ بس نچلا * آخر جي میں یہي لہر آئي کہ دریا میں ڈوب جاؤن - شاید اپنے محبوب کو مرکر پاون *

ایک روز رات کو اُسي دریا میں پَیٹھا - اور ڈوبنے کا اِرادہ کر کر گلے تک پاني میں گیا * چاھتا ھون کہ آگے پاؤن رکھوں اور غوطہ کھاؤں - وھي سوار برقع پوش جنھوں نے تمکو بشارت دي ھي آ پہنچے * میرا ھاتھہ پکڑ لیا اور دلاسا دِیا کہ خاطر جمع رکھہ - ملکہ اور بہزاد خان جیتے ھیں - تو اپني جان ناحق کیوں کھوتا ھی ؟ دُنیا میں ایسا بھي ہوتا ھی - خدا کي درگاہ سے مایوس مت ہو - اگر جیتا رھیگا تو تیري ملاقات اُن دونوں سے ایک نہ ایک روز ھو رھیگي * اب تُو رُوم کي طرف جا - اور بھي دو درویش دل ریش وھاں گئے ھیں اُن سے تُو جب مِلیگا اپني مُراد کو پہنچیگا * یا فُقرا ! بموجب حکم اپنے ھادي کے میں بھي خدمت شریف میں آکر حاضر ہوا ھوں - اُمّید قوي ھی کہ ھر ایک اپنے اپنے مطلب کو پہنچے * اِس فُکر گدا کا یہہ احوال تھا جو تمام کمال کہہ سُنایا *

سیر چوتھے درویش کي

چَوتھا فقیر اپني سیر کي حقیقت رو رو کر اِسطرح دُھرانے لگا •

قصّہ ھمـــاري بے سر و پائي کا اب سُنـــو
ٹُک اپنا دھیان رکھہ کے مِرا حال سب سُنو
کس واسطے میں آیا ھوں یاں تک تباہ ھو
سارا بیان کرتا ھوں اُس کا سبب سُنو

یا مُرشد الله ! ذرا مُتوجّہ ھو • یہہ فقیر جو اِس حالت میں گرفتار ھی - چین کے پادشاہ کا بیٹا ھی • ناز و نعمت سے پرورش پائي - اور بخوبي تربیت ھوا • زمانے کے بھلے بُرے سے کچھہ واقف نہ تھا - جانتا تھا کہ یونھیں ھمیشہ نبھیگي • عین بے فِکري میں یہہ حادثہ روبکار ھوا کہ قِبلۂ عالم جو والد اِس یتیم کے تھے - اُنھوں نے رِحلت فرمائي • جان کندني کے وقت اپنے چھوٹے بھائي کو (جو میرے چچا ھیں) بُلایا اور فرمایا - کہ ھمنے تو سب مال مُلک چھوڑ کر اِرادہ کوچ کا کیا - لیکن یہہ وصیّت میري تم بجا لائیو - اور بُزرگي کو کام فرمائیو • جب تک شہزادہ جو مالک اس تخت و چھتر کا ھی جوان ھو - اور شعور سنبھالے اور اپنا گھر دیکھے بھالے - تم اُس کي نیابت

کیجو اور سپاہ و رعیّت کو خراب نہ ہونے دیجو * جب وہ بالغ ہو اُس کو سب کچھہ سمجھا بجھا کر تخت حوالے کرنا - اور روشن اختر جو تمھاري بیٹّي ھی اُس سے شادي کرکے تم سلطنت سے کنارہ پکڑنا * اِس مسلوک سے پادشاھت ھمارے خاندان مین قائم رھیگي - کُچھہ خلل نہ آویگا * یہہ کھکر آپ تو جان بحق تسلیم ھوئے - چچا پادشاہ ھوا اور بند و بست مُلک کا کرنے لگا * مجھے حکم کیا کہ زنانے محل مین رھا کرے - جب تلک جوان نھو باھر نہ نکلے * یہہ فقیر چودہ برس کي عُمر تک بیگمات اور خواصون مین پلا کیا - اور کھیلا کودا کیا * چچا کي بیٹّي سے شادي کي خبر سنکر شاد تھا - اور اِس اُمید پر بے فکر رھتا اور دل مین کھتا - کہ اب کوئي دن مین پادشاھت بھي ھاتھہ لگیگي اور کتخدائي بھي ھوگي - دُنیا بہ اُمید قائم ھی * ایک حبشي مُبارک نام کہ والد مرحوم کي خِدمت مین تربیت ھوا تھا اور اُسکا بڑا اِعتبار تھا اور صاحبِ شعور اور نمک حلال تھا - مین اکثر اُسکے نزدیک جا بیٹّھتا * وہ بھي مجھے بھت پیار کرتا اور میري جواني دیکھہ کر خوش ھوتا اور کھتا - کہ الحمدُلله اے شاھزادے! اب تم جوان ھوئے اِنشاء الله تعالی عنقریب تمھارا عمّو ظِلِّ سُبحاني کي نصیحت پر عمل کریگا * اپني بیٹّي اور تمھارے والد کا تخت تمھین دیگا *

ایک روز یہہ اِتّفاق ھُوا * کہ ایک ادنا سھیلي نے بے گناہ میرے تئین ایسا طمانچہ کھینچ کر مارا کہ میرے گال پر پانچون آنگلیون کا نشان اُکھڑ آیا * مین روتا ھوا مُبارک کے پاس گیا -

اُسنے مُجھے گلے سے لگالیا اور آنسو آستین سے پونچھے اور کہا - کہ چلو آج تُمھین پادشاہ پاس لیچلون - شاید دیکھکر مِہربان ھو اور لائق سمجھکر تمھارا حق تُمھین دے * اُسي وقت چچا کے حضور لیگیا - چچا نے دربار مین نِہایت شفقت کي - اور پوچھا کہ کیون دلگیر ھو اور آج یہان کیونکر آئے ؟ مُبارک بولا کہ کچھہ عرض کرنے آئے ھین * یہہ سُنکر خود بخود کہنے لگا کہ اب میان کا بیاہ کردیتے ھین * مُبارک نے کہا بہت مُبارک ھی * وونھین نجومي اور رمّالون کو روبرو طلب کیا - اور اوپرے دل سے پوچھا کہ اِس سال کون سا مہینا اور کون سا دن اور گھڑي مہورت مُبارک ھی کہ سرانجام شادي کا کرون ؟ اُنھون نے مرضي پاکر گِن گِناکر عرض کي - کہ قبلۂ عالم ! یہہ برس سارا نحس ھی - کسي چاند مین کوئي تاریخ سعد نہین ٹھہرتي - اگر یہہ سال تمام بخیر وعافیت کٹے تو آیندہ کار خیر کے لیئے بِہتر ھے *

پادشاہ نے مُبارک کي طرف دیکھا - اور کہا شاھزادے کو محل مین لیجا - خدا چاھے تو اِس سال کے گذرنے سے اُس کي امانت اُس کے حوالے کردونگا - خاطر جمع رکھے اور پڑھے لکھے * مُبارک نے سلام کیا اور مجھے ساتھہ لیا - محل مین پہنچادیا * دو تین دن کے بعد مین مُبارک کے پاس گیا - مجھے دیکھتے ھي رونے لگا - مین حیران ھوا اور پوچھا کہ دادا ! خیر تو ھی تمھارے رونے کا کیا باعث ھی؟ تب وہ خیر خواہ (کہ مجھے دل و جان سے چاھتا تھا) بولا کہ مین اُس روز تمھین اُس ظالم کے پاس لیگیا - کاشکے اگر یہہ جانتا تو نہ لیجاتا * مین نے گھبرا کر کہا میرے جانے

میں کیا ایسی قباحت ہوئی ؟ کہو تو صحیح * تب اُسنے کہا کہ
سب امیر - وزیر - ارکانِ دولت چھوٹے - بڑے تمہارے باپ کے وقت
کے تمہیں دیکھکر خوش ہوئے اور خدا کا شکر کرنے لگے - کہ اب ہمارا
صاحب زادہ جوان ہوا اور سلطنت کے لائق ہوا * اب کوئی دن
میں حق حقدار کو ملیگا * تب ہماری قدردانی کریگا اور خانہ زاد
موروثیوں کی قدر سمجھیگا * یہہ خبر اُس بے ایمان کو پہنچی -
اُسکی چھاتی پر سانپ پھر گیا * مجھے خلوت میں بُلاکر کہا - ای
مُبارک ! اب ایسا کام کر کہ شہزادے کو کِسو فریب سے مار ڈال -
اور اُسکا خطرہ میرے جی سے نکال - جو میری خاطر جمع ہو *
تب سے میں بے حواس ہو رہا ہوں - کہ تیرا چچا تیری جان
کا دُشمن ہوا * جونہیں مُبارک سے یہہ خبر نا مُبارک میں نے
سُنی - بغیر مارے مرگیا اور جان کے ڈر سے اُسکے پانوں پر گر پڑا
کہ واسطے خدا کے میں سلطنت سے درگذرا - کِسو طرح میرا جی
بچے * اُس غلام با وفا نے میرا سر اُٹھاکر چھاتی سے لگا لیا - اور
جواب دیا کہ کُچھہ خطرہ نہیں ایک تدبیر مجھے سوجھی ہی اگر
راست آئی تو کُچھہ پروا نہیں - زِندگی ہی تو سب کُچھہ ہی *
اغلب ہی کہ اِس فکر سے تیری جان بھی بچے - اور اپنے مطلب
سے کامیاب ہو * یہہ بھروسا دیکر مجھے ساتھہ لیکر اُس جگہہ
جہاں پادشاہِ مغفُور یعنے والد اِس فقیر کے سوتے بیٹھتے تھے گیا
اور میری بہت خاطر جمع کی - وہاں ایک کُرسی بچھی تھی
ایک طرف مجھے کہا اور ایک طرف آپ پکڑ کر صندلی کو
سرکایا اور کُرسی کے تلے کا فرش اُٹھایا - اور زمین کو کھودنے لگا *

ایکبارگي ایک کھڑکي نمود هوئي که زنجیر اور قُفل اُس مین لگا هی * مجھے بُلایا - مین نے اپنے دل مین مُقرّر یهه سمجھا که میرے ذبح کرنے اور گاڑ دینے کو یهه گڑھا اِسنے کھودا هے * مَوت آنکھون کے آگے پھر گئي - لاچار چُپکے چُپکے کلمه پڑھتا هوا نزدیک گیا * دیکھتاهون تو اُس دریچے کے اندر عِمارت هی - اور چار مکان هین - هر ایک دالان مین دس دس خُمین سونے کي زنجیرون مین جکڑی هوئي لٹکتي هین - اور هر ایک گولي کے مُنهه پر ایک سونے کي اینٹ اور ایک بندر جڑاؤ کا بنا هوا بیٹھا هے * اُنتالیس گولیان چارون مکان مین گِنین اور ایک خم کو دیکھا که مونہا مُونهه اشرفیان بھري هین - اُسپر نه مَیمُون هی نه خِشت هی - اور ایک حوض جواهر سے لبالب بھرا هوا دیکھا * مین نے مُبارک سے پوچھا که اے دادا ! که یهه کیا طِلسم هی اور کِسکا مکان هی اور یهه کِس کام کے هین ؟ بولا که یهه بوزنے جو دیکھتے هو اِنکا یهه ماجرا هی که تمهارے باپ نے جواني کے وقت سے ملِک صادِق (جو بادشاه جِنون کا هی) اُسکے ساتهه دوستي اور آمد و رفت پیدا کي تھي *

چنانچه هرسال مین ایک دفعه کئي طرح کے تُحفے خوشبوئین اور اِس مُلک کي سوغاتین لیجاتے - اور ایک مهینے کے قریب اُسکي خدمت مین رهتے * جب رُخصت هوتے تو ملِک صادِق ایک بندر زُمُرّد کا دیتا - همارا بادشاه اُسے لاکر تهخانے مین رکھتا * اِس بات سے سواے میرے کوئي دوسرا مُطّلع نه تها * ایک مرتبه غلام نے عرض کي که جهان پناه ! لاکھون روپے کے تُحفے

لیجاتے هیں - اور وهـــاں سے ایک بوزنہ پتّھــر کا مُردہ آپ
لے آتے هیں - اِسکا آخر فائدہ کیا هی ؟ جواب میري اِس بات کا
مُسکرا کر فرمایا - خبردار کهیں ظاهر نہ کیجیو - خبر شرط هی *
یہہ ایک ایک مَیمُون بیجان جو تو دیکھتا هی هر ایک کے هزار
دیو زبردست تابع اور فرمان بردار هیں - لیکن جب تلک میرے
پاس چالیسوں بندر پورے جمع نهووین تب تک یہہ سب نِکمّے
هیں کچھہ کام نہ آوینگے * سو ایک بندر کي کمي تھي کہ اُسي
برس پادشاہ نے رفات پائي *

اِتني مِحنت کچھہ ٹھیک نہ لگي اُس کا فائدہ ظاهر نهوا -
اي شاهزادے ! تیري یہہ حالت بے کسي کي دیکھکر مُجھے
یاد آیا اور یہہ جي میں ٹھہرایا - کسو طرح تجھکو ملِک صادِق
کے پاس لیچلوں اور تیرے چچا کا ظُلم بیان کروں * غالب هی
کہ وہ دوستي تمهارے باپ کي یاد کر کر ایک بوزنہ جو باقي
هی تجھے دے - تب اُنکي مدد سے تیرا مُلک تیرے هاتھہ آوے
اور چین ماچین کي سلطنت تو بہ خاطر جمع کرے اور بالفعل
اِس حرکت سے تیري جان بچتي هی - اگر اور کچھہ نهوا تو
اِس ظالِم کے هاتھہ سے سوائے اِس تدبیر کے اور کوئي صُورت
مخلصي کي نظر نہیں آتي * میں نے اُسکي زباني یہہ سب
کیفیت سنکر کہا کہ دادا جان ! اب تُو میري جان کا مُختار هی -
جو میرے حق میں بهلا هو سو کر * میري تسلّي کرکے آپ بُخور
اور عِطر اور جو کچھہ وهاں کے لیجانے کي خاطر مناسب جانا خرید
کرنے بازار میں گیا *

دوسرے دن میرے اُس کافر چچا کے پاس (جو بجاے ابوجہل کے تہا) گیا اور کہا جہان پناہ ! شہزادے کے مارڈالنے کي ایک صُورت مین نے دل مین ٹہہرائي هی - اگر حُکم هو تو عرض کرون * وہ کمبخت خوش هوکر بولا وہ کیا تدبیر هی ؟ تب مُبارک نے کہا کہ اِسکے مارڈالنے مین سب طرح آپ کي بدنامي هی - مگر مین اُسے باهر جنگل مین لیجاکر ٹہکانے لگاؤن - اور گاڑ داب کر چلا آؤن - هرگِز کوئي محرم نہوگا کہ کیا هوا * یہہ بندش مُبارک سے سنکر بولا کہ بہت مُبارک - مین یہہ چاهتا هون کہ وہ سلامت نرهے - اُسکا دَغدَغہ میرے دل مین هي - اگر مجہے اِس فِکر سے تو چُہوڑاویگا تو اِس خِدمت کے عوض بہت کچہہ پاویگا - جہان تیرا جي چاهے لیجا کے کہپادے اور مجہے یہہ خوش خبري لادے *

مبارک نے بادشاہ کي طرف سے اپني دل جمعي کرکے مجہے ساتہہ لیا - اور وے تُحفے لیکر آدهي رات کو شہر سے کوچ کیا اور اُتّر کي سمت چلا * ایک مہینے تک پیہم چلا گیا - ایک روز رات کو چلے جاتے تہے جو مُبارک بولا کہ شُکر خدا کا اب منزلِ مقصود کو پہنچے * مین نے سُنکر کہا کہ دادا ! یہہ تونے کیا کہا ؟ کہنے لگا اي شہزادے ! جِنون کا لشکر کیا نہین دیکہتا ؟ مین نے کہا - مجہے تیرے سوا اور کچہہ نظر نہین آتا * مُبارک نے ایک سُرمہ داني نکالکر سلیماني سُرمہ کي سلائیان میري دونون آنکہون مین پہیردین * وونہین جِنون کي خِلقَت اور لشکر کے تنبو قنات نظر آنے لگے - لیکن سب خوش رو اور خوش

لباس - مُبارک کو پہچانکر ہر ایک آشنائی کی راہ سے گلے ملتا اور مزاجپرسی کرتا *

آخر جاتے جاتے بادشاہی سراچوں کے نزدیک گئے اور بارگاہ میں داخل ہوئے - دیکھتا ہوں تو روشنی قرینے سے روشن ہی - اور صندلیاں طرح بطرح کی دو رُویہ بچھی ہیں - اور عالِم - فاضِل - درویش اور امیرِ - وزیر - میر بخشی - دیوان اُن پر بیٹھے ہیں - اور یساول - گرز بردار - احدی - چیلے ہاتھہ باندھے کھڑے ہیں - اور درمیان میں ایک تخت مُرصّع کا بچھا ہی اُسپر ملِک صادِق تاج اور چار قُب موتیوں کی پہنے ہوئے مسند پر تکئے لگائے بڑی شان و شوکت سے بیٹھا ہی * میں نے نزدیک جاکر سلام کیا - مہربانگی سے بیٹھنے کا حُکم کیا - پھر کھانے کا چرچا ہوا * بعد فراغت کے دَستر خوان بڑھایا گیا - تب مُبارک کی طرف مُتوجّہ ہوکر احوال میرا پوچھا * مُبارک نے کہا کہ اب اِنکے باپ کی جگہہ پر چچا انکا پادشاہت کرتا ہی - اور اِنکا دُشمنِ جانی ہوا ہی - اِس لیئے میں اِنہیں وہاں سے لے بھاگ کر آپکی خِدمت میں لایا ہوں کہ یتیم ہیں اور سلطنت اِنکا حق ہی - لیکن بغیر مُربّی کِسو سے کچھہ نہیں ہوسکتا * حُضور کی دست گیری کے باعث اِس مظلوم کی پرورش ہوتی ہی - اِن کے باپ کی خِدمت کا حق یاد کرکے اِنکی مدد فرمایئے اور وہ چالیسواں بقدر عنایت کیجیئے جو چالیسوں پورے ہوں - اور یہہ اپنے حق کو پہنچ کر تمہارے جان و مال کو دُعا دیں - سوائے صاحب

کي پناه کے کوئي اِنکا ٹهکانا نظر نهین آتا *

یهه تمام کیفیت سن کر ملک صادق نے تامل کرکے کها که واقعي حقوق خدمت اور دوستي پادشاه مغفور کے همارے اوپر بهت تهے - اور یهه بیچاره تباه هوکر اپني سلطنت موروثي چهوڑ کر جان بچانے کے واسطے یهان تلک آیا هی - اور همارے دامن دولت مین پناه لي هی - تا مقدور کسو طرح هم سے کمي نهوگي اور درگذر نه کرونگا - لیکن ایک کام همارا هی اگر وه اِس سے هوسکا اور خیانت نکي اور بخوبي انجام دیا اور اِس اِمتحان مین پورا اُترا - تو مین قول و قرار کرتا هون که زیاده پادشاه سے سلوک کرونگا - اور جو یهه چاهیگا سو دونگا * مین نے هاتهه باندهه کر اِلتماس کیا که اِس فدوي سے تا بمقدور جو خدمت سرکار کي هوسکیگي به سر و چشم بجا لاویگا - اور اُس کو خوبي و دیانت داري اور هوشیاري سے کریگا - اور اپني سعادت دونون جهان کي سمجهیگا * فرمایا که تو ابهي لڑکا هی اِس واسطے بار بار تاکید کرتا هون - مبادا خیانت کرے اور آفت مین پڑے * مین نے کها خدا پادشاه کے اقبال سے آسان کریگا اور مین حتي المقدور کوشش کرونگا اور امانت حضور تک لے آونگا *

یهه سنکر ملک صادق نے مجهکو قریب بلایا اور ایک کاغذ دستکي سے نکال کر میرے تئین دکهلایا اور کها - یهه جس شخص کي شبیهه هی اُسے جهان سے جانے تلاش کرکے میري خاطر پیدا کرکے لا - اور جس گهڑي تو اُس کا نام و نشان پاوے اور سامهنے جاوے میري طرف سے بهت اِشتیاق ظاهر کیجیو - اگر یهه

خدمت تجھ سے سرانجام ہوئي تو جتني توقع تجھے منظور ہی اُس سے زیادہ غور و پرداخت کي جائیگي - و الا جیسا کریگا ویسا پاویگا * مین نے اُس کاغذ کو جو دیکھا ایک تصویر نظر پڑي که غش سا آنے لگا - بزور مارے ڈر کے اپنے تئین سنبھالا اور کہا - بہت خوب مین رخصت ہوتا ہون - اگر خدا کو میرا بھلا کرنا ہی تو بموجب حکم حضور کے مجھہ سے عمل مین آویگا * یہہ کہکر مُبارک کو ہمراہ لیکر جنگل کي راہ لي * گانو گانو بستي بستي شہر شہر مُلک مُلک پھرنے لگا - اور ہر ایک سے اُس کا نام و نشان تحقیق کرنے * کسونے نه کہا که ہان مین جانتا ہون - یا کسي سے مذکور سنا ہی سات برس تک اُسي عالم مین حیراني و پریشاني سہتا ہوا ایک نگر مین وارد ہوا - عمارت عالي اور آباد - لیکن وہان کا ہر ایک مُتنفس اِسم اعظم پڑھتا تھا اور خدا کي عبادت بندگي کرتا تھا *

ایک اندھا ہندوستاني فقیر بھیک مانگتا نظر آیا - لیکن کسونے ایک کوڑي یا ایک نوالا ندیا - مجھے تعجب آیا اور اُس کے اوپر رحم کھایا - جیب مین سے ایک اشرفي نکال کر اُس کے ہاتھہ مین دي - وہ لیکر بولا که ای داتا ! خدا تیرا بھلا کرے - تو شاید مُسافر ہی - اِس شہر کا باشندہ نہین ؟ مین نے کہا فی الواقع سات برس سے مین تباہ ہوا ہون - جس کام کو نکلا ہون اُس کا سراغ نہین ملتا - آج اِس بلدے مین آ پہنچا ہون - وہ بوڑھا دعائین دیکر چلا - مین اُسکے پیچھے لگ لیا - باہر شہر کے ایک مکان عالیشان نظر آیا * وہ اُسکے اندر گیا - مین بھي چلا -

دیکھا تو جا بجا عمارت گر پڑی ھی اور بے مرمّت ھو رھی ھی *
میں نے دل میں کہا کہ یہہ محل لائق بادشاھوں کے ھی -
جس وقت تیّاری اسکی ھوگی کیا ھی مکان دل چسپ بنا ھوگا !
اور اب تو ویرانی سے کیا صورت بن رھی ھی ! پر معلوم نہیں کہ
اُجاڑ کیوں پڑا ھی - اور یہہ نا بینا اِس محل میں کیوں بستا ھی *
وہ کور لاٹھی ٹیکتا ھوا چلا جاتا تھا کہ ایک آواز آئی جیسے کوئی
کہتا ھی کہ ای باپ ! خیر تو ھی - آج سویرے کیوں پھرے
آتے ھو ؟ پیر مرد نے سنکر جواب دیا کہ بیٹی ! خدا نے ایک
جوان مُسافر کو میرے احوال پر مہربان کیا *
اُس نے ایک مُہر مجھہ کو دی * بہت دنوں سے پیٹ
بھر کر اچّھا کھانا نہ کھایا تھا - سو گوشت - مصالح - گھی -
تیل - آٹا - لون مول لیا اور تیری خاطر کپڑا جو ضرور تھا
خرید کیا * اب اِس کو قطع کر - اور سیکر پہن - اور کھانا پکا - تو
کھا پیکر اُس سخی کے حق میں دُعا دیں * اگرچہ مطلب
اُسکے دل کا معلوم نہیں - پر خُدا دانا بینا ھی - ھم بے کسوں
کی دُعا قبول کرے * میں نے یہہ احوال اُس کی فاقہ کشی کا
جو سُنا بے اختیار جی میں آیا کہ بیس اشرفیاں اور اُس کو
دوں - لیکن آواز کی طرف دھیان جو کیا تو ایک عورت دیکھی
کہ ٹھیک وہ تصویر اُسی معشوق کی تھی * تصویر کو نکال
کر مُقابل کیا - سر مو تفاوت نہ دیکھا * ایک نعرہ دل سے نکلا
اور بے ھوش ھوا * مُبارک میرے تئیں بغل میں لیکر بیٹھا
اور پنکھا کرنے لگا * مجھہ میں ذراسا ھوش آیا - اُسی کی

طرف تاک رها تها جو مُبارک نے پوچها که تم کو کیا هوگیا ؟ ابهي مُنهه سے جواب نهین نِکلا - وہ نازنین بولي که ای جوان ! خدا سے ڈر اور بگاني اِستـــري پر نگاہ مت کر - حیا اور شرم سبکو ضرور هی *

اِس لیاقت سے گفتگو کي که مین اُس کي صورت اور سیرت پر محو هوگیا - مُبارک میري خاطر داري بهت سي کرنے لگا - لیکن دل کي حالت کي اُس کو کیا خبر تهي ؟ لاچار مین پُکارا که ای خُدا کے بندو اور اِس مکان کے رهنے والو ! مین غریب مُسافر هون - اگر اپنے پاس مجهے بُلاؤ اور رهنے کو جگهه دو - تو بڑي بات هی * اُس اندهے نے نزدیک بُلایـــا اور آواز پهنچا کر گلے لگایا - اور جهان گلبدن بیٹهي تهي - اُس مکان مین لے گیـــا - وہ ایک کونے مین چهپ گئي * اُس بوڑهے نے مجهه سے پوچها که اپنا ماجرا کهه - که کیون گهـــر بار چهوڑ کر اکیلا پڑا پهرتا هی - اور تجهے کس کي تلاش هی ؟ مین نے مِلک صادِق کا نام نه لیـــا - اور وهان کا کچهه ذکر مذکور نه کیا - اِس طور سے کها - که یهه بے کس شهزادہ چین و ماچین کا هی - چنانچه میرے ولي نعمت هنوز بادشاہ هیں * ایک سوداگر سے لاکهون روپے دیکر یهه تصویر مول لي تهي - اُس کے دیکهنے سے سب هوش آرام جاتا رها - اور فقیر کا بهیس کرکر تمام دُنیا چهان ماري - اب یهان میرا مطلب مِلا هی - سو تمهارا اِختیار هی *

یهه سُنکر اندهے نے ایک آہ ماري اور بولا - ای عزیز ! میري

لڑکي بڑي مصیبت میں گرفتار ھي - کِسُو بشر کي مجال نہین
کہ اِس سے نکاح کرے اور پھل پاوے * مین نے کہا اُمیدوار ھون
کہ مُفصّل بیان کرو * تب اُس مرد عجمي نے اپنا ماجرا اِس
طور سے ظاھر کیا - کہ سُن اي پادشاہ زادے ؟ مین رئیس اور اکابِر
اِس کم بخت شھر کا ھون * میرے بزرگ نام آور اور عالي خاندان
تھے - حق تعالی نے یہہ بیٹي مجھے عنایت کي - جب بالغ
ھوئي تو اِسکي خوب صورتي اور نزاکت اور سلیقے کا شور ھوا - اور
سارے مُلک مین مشھور ھوا کہ فلانے کے گھر مین ایسي لڑکي
ھی کہ اُس کے حسن کے مُقابل خود پري شرمندہ ھی - اِنسان
کا تو کیا مُنھہ ھی کہ برابري کرے ؟ یہہ تعریف اِس شھر کے
شہزادے نے سني * غائبانہ بغیر دیکھے بھالے عاشق ھوا - کھانا پینا
چھوڑ دیا - اَنھوائي کھٹوائي لیکر پڑا *

آخر پادشاہ کو یہہ بات معلوم ھوئي - میرے تئین رات
کو خلوت مین بُلایا اور یہہ مذکور درمیان مین لایا - اور مُجھسے
باتون مین پُھسلایا حتّی کہ نِسبت ناتا کرنے مین راضي کیا *
مین بھي سمجھا کہ جب بیٹي گھر مین پیدا ھوئي تو کسو
نہ کسُو سے بیاھا ھي چاھیئے - پس اِس سے کیا بھتر ھی کہ
بادشاھزادے سے منسوب کرون ؟ اِس مین پادشاہ بھي
منّت وار ھوتا ھی * مین قبول کرکے رُخصت ھوا - اُسي دن سے
دونون طرف تیّاري بیاہ کي ھونے لگي * ایک روز اچھي ساعت
مین قاضي - مُنشي - عالم - فاضل - اکابر سب جمع ھوئے -
نکاح باندھا گیا اور مہر مُعیّن ھوا * دُلھن کو بڑي دھوم دھام

سے لے گئے - جب رسم رسومات کرکے فارغ ہوئے * نوشہ نے رات کو جب قصد سونے کا کیا - اُس مکان میں ایک شور غل ایسا ہوا کہ جو باہر لوگ چوکی میں تھے حیـــران ہوئے - دروازہ کوٹھری کا کھول کر چاہا دیکھیں کہ یہہ کیا آفت ہے * اندر سے ایسا بند تھا کہ کواڑ کھول نہ سکے * ایک دم میں وہ رونے کی آواز بھی کم ہوئی - پٹ کی چول اُکھاڑ کر دیکھا کہ دُولہا کا سر کٹا ہوا پڑا تڑپتا ہے - اور دُلہن کے مُنہہ سے کف چلا جاتا ہے - اور اُسی مٹی لہو میں لتھڑی ہوئی بیحواس پڑی لوٹتی ہے *

یہہ قیامت دیکھکر سب کے ہوش جاتے رہے - ایسی خوشی میں یہہ غم ہوا * بادشاہ کو خبر پہنچی - سر پیٹتا ہوا دوڑا * تمام ارکان سلطنت کے جمع ہوئے - پر کِسو کی عقل کام نہیں کرتی - کہ اِس احوال کو دریافت کرے - نہایت کو بادشاہ نے اُس قلق کی حالت میں حکم کیا کہ اِس کم بخت بھونڈ پیری دُلہن کا بھی سر کاٹ ڈالو * یہہ بات بادشاہ کی زبان سے جونہیں نکلی - پھر ویساہی ہنگامہ برپا ہوا * بادشاہ ڈرا اور اپنی جان کے خطرے سے نکل بھاگا - اور فرمایا کہ اِسے محل سے باہر نکال دو * خواصوں نے اِس لڑکی کو میرے گھر میں پہنچادیا * یہہ چرچا دنیا میں مشہور ہوا - جن نے سنا حیران ہوا اور شہزادے کے مارے جانے کے سبب سے خود بادشاہ اور جتنے باشندے اِس شہر کے ہیں میرے دُشمن جانی ہوئے *

جب ماتم داری سے فراغت ہوئی اور چہلم ہوچکا - بادشاہ نے

ارکان دولت سے صلاح پوچھي - کہ اب کیا کیا چاھیئے ؟ سبھون نے کہا اور تو کچھہ ھو نہين سکتا - پر ظاھر مين دل کي تسلّي اور صبر کے واسطے اُس لڑکي کو اُسکے باپ سمیت مروا ڈالیئے - اور گھر بار ضبط کر لیجے * جب میري یہہ سزا مقرر کي - کوتوال کو حکم ھوا - اُسنے آکر چارون طرف سے میري حویلي کو گھیر لیا - اور نرسنگا دروازے پر بجایا - اور چاھا کہ اندر گُھسین اور بادشاہ کا حُکم بجالاوین * غیب سے اینٹ پتّھر ایسے برسنے لگے کہ تمام فوج تاب نہ لاسکي - اپنا سر مُنھہ بچاکر جدھر تدھر بھاگي - اور ایک آواز مُہیب بادشاہ نے محل مین اپنے کانون سُني - کہ کیون کم بختي آئي ھی - کیا شیطان لگا ھی - بھلا چاھتا ھے تو اُس نازنین کے احوال کا مُتعرّض نہو - نہین تو جو کچھہ تیرے بیٹے نے اُس سے شادي کر کر دیکھا ھی - تو بھي اُسي دُشمني سے دیکھیگا - اب اگر اُنکو ستاویگا تو سزا پاویگا *

بادشاہ کو مارے دھشت کے تپ چڑھي - وھین حُکم کیا کہ اِن بد بختون سے کوئي مُزاحِم نہو - کچھہ کہو نہ سُنو - حویلي مین پڑے رھنے دو - زور ظلم اُنپر نہ کرو - اُس دن سے عامل باو بتاس جانکر دُعا تعویذ اور سیانے جنتر منتر کرتے ھین - اور سب باشندے اِس شہر کے اِسم اعظم اور قُرآن مجید پڑھتے ھین * مُدّت سے یہہ تماشا ھو رھا ھَے - لیکن ابتک کچھہ اسرار معلوم نہین ھوتا - اور مجھے بھي ھرگز اطّلاع نہین - مگر اِس لڑکي سے ایکبار پوچھا - کہ تُم نے اپني آنکھون سے کیا دیکھا ؟ یہہ بولي کہ اور تو کچھہ مین نہین جانتي - لیکن یہہ نظر آیا کہ

جسوقت میرے خاوند نے قصد سونے کا کیا - چھت پھٹ کر ایک تخت مُرصّع کا نکلا - اُس پر ایک جوان خوبصورت شاهانه لباس پہنے بیٹھا تھا - اور ساتھه بہت سے آدمي اهتمام کرتے هوئے اُس مکان میں آئے - اور شہزادے کے قتل کے مُستعد هوئے • وه شخص سردار میرے نزدیک آیا اور بولا کیون جاني ! اب هم سے کہان بھاگوگي ؟ اُنکي صورتین آدمي کي سي تھین - لیکن پاؤن بکریون کے سے نظر آئے • میرا کلیجــــا دھڑکنے لگا اور خوف سے غش میں آگئي - پھر مجھے کچھه سُدھه نہین که آخر کیا هوا •

تب سے میرا یہه احوال هی که اِس ٹوٹے مکان میں هم دونون جي بڑے رهتے هین • بادشاه کے غُصّے کے باعث اپنے رفیق سب جدا هوگئے - اور مین گدائي کرنے جو نکلتـــا هون - تو کوئي کوڑي نہین دیتا • بلکه دوکان پر کھڑے رهنے کے روادار نہین - اِس کم بخت لڑکي کے بدن پر لتّا نہین که سر چھپاوے اور کھانے کو مُیسّر نہین جو پیٹ بھر کھاوے • خدا سے یہه چاهتا هون که مَوت هماري آوے - یا زمین پھٹے اور یہه ناشدني سماوے - اِس جینے سے مرنا بھلا هے • خدا نے شاید همارے هي واسطے تجھے بھیجا هے - جو تونے رحم کھا کر ایک مُہردي - کھانا بھي مزیدار پکاکر کھایا - اور بیٹي کي خاطر کپڑا بھي بنایا • خدا کي درگاه میں شُکر کیا اور تجھے دُعا دي - اگر اِس پر آسیب جن یا پري کا نہوتا تو تیري خِدمت میں لونڈي کي جگہه دیتا اور اپني سعادت جانتا • یہه احوال اِس عاجز کا هی - تو اُسکے درپے مت هو اور اِس قصد سے در گُذر •

یہہ سب ماجرا سُنکر مین نے بہُت مِنّت و زاري کي -
کہ مجھے اپني فرزندي مین قبول کر - جو میري قسمت مین
بدا هوگا سو هوگا * وہ پیر مرد هرگز راضي نہوا * جب شام
هوئي اُس سے رُخصت هوکر سرا مین آیا * مُبارک نے کہا لو
شہزادے ! مُبارک هو - خدا نے اسباب تو درست کیا هي -
بارے یہہ مِحنت اکارت نہ گئي * مین نے کہا - آج کِتني خوشامد
کي - پر وہ اندها بے ایمان راضي نہین هوتا - خدا جانے دیویگا
یا نہین * پر میرے دل کي یہہ حالت تھي کہ رات کاٹني مُشکل
هوئي کہ کب صُبح هو تو پھر جاکر حاضر هون - کبھو یہہ خیال آتا
تھا - اگر وہ مِہربان هو اور قبول کرے - تو مُبارک ملک صادق کي
خاطر لیجائیگا * پھر کہتا بھلا هاتھہ تو آوے - مبارک کو مناونا کو
مین عَیش کرونگا * پھر جي مین یہہ خطرہ آتا کہ اگر مُبارک
بھي قبول کرے - تو جنون کے هاتھہ سے وهي نوبت میري هوگي
جو باشاہ زادے کي هوئي - اور اس شہر کا پادشاہ کب چاهیگا
کہ اُسکا بیٹا مارا جاے اور دوسرا خوشي مناے *

تمام رات نیند اُچاٹ هوگئي اور اسي منصوبے کے اُلجھیڑے
مین کٹي - جب روز روشن هوا مین چلا - چَوک مین سے اچّھے
اچّھے تھان پوشاکي اور گوٹا کِناري اور میوۂ خُشک و تر خرید کرکے
اُس بزرگ کي خِدمت مین حاضر هوا * نِہایت خوش هوکر
بولا کہ سبکو اپني جان سے زیادہ کچھہ عزیز نہین - پر اگر میري
جان بھي تیرے کام آوے تو دریغ نکرون - اور اپني بیٹي ابھي تیرے
حوالے کرون - لیکن یہي خوف آتا هے کہ اِس حرکت سے تیري

جان کو خطرہ نہو - کہ یہہ داغ لعنت کا میرے اوپر تا قیامت رہے * میں نے کہا اب میں اس بستی میں بے کس واقع ہوں - اور تم میرے دین دُنیا کے باپ ہو - میں اِس آرزو میں مُدّت سے کیا کیا تباھی اور پریشانی کھینچتا ہوا اور کیسے کیسے صدمے اُٹھاتا ہوا یہاں تک آیا - اور مطلب کا بھی سُراغ پایا * خدا نے تمھیں بھی مہربان کیا - جو بیاہ دینے پر رضامند ہوئے - لیکن میرے واسطے آگا پیچھا کرتے ہو - ذرا مُنصف ہوکر غور فرماؤ تو کہ عشق کی تلوار سے سر بچانا اور اپنے جان کو چھپانا کس مذھب میں دُرست ھی ؟ ھرچہ بادا باد - میں نے سب طرح اپنے تئیں برباد دیا ھی * معشوق کے وصال کو میں زندگی سمجھتا ہوں * اپنے مرنے سے جینے کی مُجھے کچھہ پروا نہیں - بلکہ اگر نا اُمید ہونگا تو بن اجل مرجاؤنگا - اور تمھارا قیامت میں دامن گیر ہونگا *

غرض اِس گُفت و شنید اور ھاں نا میں قریب ایک مہینے کے خوف و رجا میں گُذرا - ھر روز اُس بُزرگ کی خدمت میں دوڑا جاتا - اور خوشامد بر آمد کیا کرتا * اتّفاقًا وہ بوڑھا کاھل ہوا - میں اُسکی بیمارداری میں حاضر رھا - ھمیشہ قارورہ حکیم پاس لیجاتا - جو نُسخہ لکھہ دیتا اُسے ترکیب سے بناکر پلاتا - اور شوربا اور غذا اپنے ھاتھہ سے پکاکر کوئی نوالہ کھلاتا * ایک دن مہربان ہوکر کہنے لگا - اي جوان ! تو بڑا ضدّی ھی - میں نے ھرچند - ساری قباحتیں کہہ سنائیں - اور منع کرتا ہوں کہ اس کام سے باز آؤ * جی ھی تو جہان ہے - پر خواہ مخواہ کوئے میں گرا چاھتا ھی * اچّھا آج اپنی لڑکی سے تیرا مذکور کرونگا -

دیکھون وہ کیا کہتي هی • یا فقرا اللّٰه ! یہہ خوش خبري سُنکر مین ایسا پھولا کہ کپڑون مین نہین سمایا - آداب بجا لایا اور کہا کہ اب آپ نے میرے جینے کي فکر کي • رُخصت هوکر مکان پر آیا اور تمام شب مُبارک سے یہي ذکر مذکور رها - کہان کي نیند اور کہان کي بھوکھہ ؟ صُبح کو نور کے وقت پھر جاکر موجود هوا - سلام کیا • فرمانے لگا کہ لو اپني بیٹي هم نے تمکو دي - خدا مُبارک کرے - تم دونون کو خدا کي حِفظ و امان مین سونپا - جب تک میرے دم مین دم هی میري آنکھون کے سامنے رهو - جب میري آنکھہ مُند جائیگي جو تمهارے جي مین آویگا سو کیجیو مُختار هو •

کِتنے دن پیچھے وہ مردِ بزرگ جان بحق تسلیم هوا - رو پیٹ کر تجہیز تلقین کیا * بعد تیجے کے اُس نازنین کو مُبارک ڈولي کر کر کاروان سرا مین لے آیا - اور مجھہ سے کہا کہ یہہ امانت ملک صادِق کي هی - خبردار خیانت نہ کیجیو - اور یہہ مِحنت مُشقّت برباد نہ دیجیو • مین نے کہا کہ اى کاکا ! مِلک صادِق یہان کہان هی - دل نہین مانتا - مین کیونکر صبر کرون ؟ جو کچھہ هو سو هو - جیئون یا مرون - اب تو عیش کر لون • مُبارک نے دِق هوکر ڈانٹا کہ لڑکپن نکرو - ابهي ایک دَم مین کُچھہ کا کُچھہ هو جاتا هی - مِلک صادِق کو دور جانتے هو - جو اُسکا فرمانا نہین مانتے هو؟ اُسنے چلتے وقت پہلے هي اونچ نیچ سب سمجھا دي هی - اگر اُسکے کہنے پر رهوگے - اور صحیح سلامت اُسکو وهان تک لیچلوگے - تو وہ بھي بادشاہ هی - شاید تمهاري محنت پر توجّہ

کرکے تمھین کو بخش دے - تو کیا اچّھي بات هووے - پیت کي پیت رهے اور میت کا میت هاتھ لگے ٭

بارے اُسکے ڈرانے اور سمجھانے سے مین حیران هوکر چُپکا هو رها - دو سانڈنیان خرید کین - اور کجاوون پر سوار هوکر ملک صادق کے مُلک کي راه لي ٭ چلتے چلتے ایک میدان مین آواز غُل شور کي آنے لگي - مُبارک نے کها شُکر خدا کا هماري مِحنت نیک لگي - یهه لشکر جنون کا آ پهنچا ٭ بارے مبارک نے اُنسے مِل جُل کر پوچها کہ کهان کا ارادہ هي ؟ وہ بولے کہ پادشاه نے تمهارے اِستقبال کے واسطے همین تعینات کیا هي - اب تمهارے فرمان بردار هین - اگر کهو تو ایک دم مین روبرو لے چلین ٭ مُبارک نے کها - دیکهو کِس کِس محنتون سے خدا نے پادشاہ کے حضور مین همین سرخ رو کیا - اب جلدي کیا ضرور هي ؟ اگر خدا نه خواسته کچهه خلل هو جاوے - تو هماري محنت اکارت هو اور جهان پناه کي غضبي مین پڑین ٭ سبهون نے کها کہ اِسکے تُم مُختار هو - جس طرح جي چاهي چلو ٭ اگرچه سب طرح کا آرام تها پر رات دن چلنے سے کام تها ٭

جب نزدیک جا پهنچے مین مُبارک کو سوتا دیکهکر اُس نازنین کے قدمون پر سر رکهه کر اپنے دل کي بیقراري اور مِلک صادق کے سبب سے لاچاري نهایت مِنّت و زاري سے کهنے لگا - کہ جس روز سے تمهاري تصویر دیکهي هي خواب و خورش اور آرام مین نے اپنے اوپر حرام کیا هي - اب جو خدا نے یهه دن دکهایا تو محض بیگانه هو رها هون ٭ فرمانے لگي که میرا بهي دل

تمھاری طرف مائل سی - کہ تم نے میری خاطر کیا کیا ہرج مرج اٹھایا اور کس کس مشقّتوں سے لے آئے ہو - خدا کو یاد کرو اور مجھے بھول نہ جائیو - دیکھو تو پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی * یہہ کہکر ایسي بے اختیار ڈاڑھہ مار کر روئی کہ ہچکی لگ گئی * اِدھر میرا یہہ حال - اُدھر اُسکا وہ احوال * اِس میں مُبارک کي نیند ٹوٹ گئی - وہ ہم دونوں مُشتاقوں کا رونا دیکھکر رونے لگا اور بولا - خاطر جمع رکھو - ایک روغن میرے پاس ہی اُس گلبدن کے بدن میں مَل دونگا - اُسکي بو سے ملِک صادِق کا جي ہٹ جائیگا - غالب ہی کہ تمہیں کو بخش دے *

مُبارک سے یہہ تدبیر سُنکر دلکو ڈھارس ہوگئی - اُسکے گلے سے لگ کر لاڑ کیا اور کہا - اے دادا اب تو میرے باپ کی جگہہ ہي* تیرے باعث میري جان بھي بچي اب بھي ایسا کام کر جس میں میری زندگانی ہو - نہیں تو اِس غم میں مرجاؤنگا * اُسنے ڈھیر سي تسلّي دي - جب روز روشن ہوا آواز جنّوں کي معلوم ہونے لگي - دیکھا تو کئي خواص ملِک صادِق کے آئے ہیں - اور دوسري پاؤ بھاري ہمارے لیئے لائے ہیں - اور ایک چوڈول موتیوں کي توڑ پڑي ہوئي اُنکے ساتھہ ہی * مُبارک نے اُس نازنین کو وہ تیل مَل دیا اور پوشاک پہنا بناو کروا کر ملک صادق کے پاس لیچلا * پادشاہ نے دیکھکر مجھے بہت سرفراز کیا اور عزّت و حرمت سے بٹھایا - اور فرمانے لگا کہ تجھہ سے میں ایسا سلوک کرونگا - کہ کسونے آج تک کِسو سے نکیا ہوگا * پادشاہت تو تیرے باپ کی موجود ہی - علاوہ اب تو

میرے بیٹے کي جگہہ ہوا * بے توجّہ کي باتین کر رہا تھا - اِتنے
مین وہ نازنین بھي رو برو آئي - اُس روغن کي بو سے یک بیک
دماغ پراگندہ ہوا - اور حال بے حال ہو گیا تاب اُس پاس
کي نہ لاسکا - اُٹھکر باہر چلا گیا - اور ہم دونون کو بلوایا اور مبارک
کي طرف متوجّہ ہوکر فرمایا - کہ کیون جي ! خوب شرط بجا لائے
مین نے خبردار کر دیا تھا کہ اگر خیانت کروگے تو خَفَگي مین
پڑوگے * یہہ بو کیسي ہی - اب دیکھو تمہارا کیا حال کرتا ہون *
پھر میري طرف آنکھین نِکال کے گھورا اور کہنے لگا - یہہ
تیرا کام ہی ! اور طیش مین آکر مُنہہ سے برا بکنے لگا *
اُسوقت اُسکے بت کہاؤ سے یون معلوم ہوتا تھا کہ شاید جان سے
مجھے مروا ڈالیگا * جب مین نے اُسکے بشرے سے یہہ دریافت
کیا - اپنے جي سے ہاتھہ دھو کر اور جان کھو کر سر غلاف
مُبارک کي کمر سے کھینچ کر مِلک صادق کي توند مین ماري *
چھري کے لگتے ہي نہوڑا اور جھوما - مین نے حیران ہو کر
جانا کہ مُقَرّر مرگیا * پھر اپنے دل مین خیال کیا کہ زخم تو
ایسا کاري نہین لگا - یہہ کیا سبب ہوا ؟ مین کھڑا دیکھتا تھا
کہ وہ زمین پر لوٹ لاٹ گیند کي صورت بن کر آسمان کي طرف
اُڑچلا * ایسا بلند ہوا کہ آخرِ نظرون سے غائب ہوگیا - پھر
ایک پَل کے بعد بجلي کي طرح کڑکتا اور غُصّے مین کچھہ بے
معني بکتا ہوا نیچے آیا اور مجھے ایک لات ماري کہ مین تیورا
کر چارون شانے چت گِر پڑا اور جي ڈوب گیا * خدا جانے
کِتني دیر مین ہوش آیا - آنکھین کھول کر جو دیکھا تو ایک

ایسے جنگل میں پڑا ہوں کہ جہاں سواے کیکر اور ٹینٹی اور جھربیری کے درختوں کے کچھہ اور نظر نہیں آتا - اب اُس گھڑی عقل کچھہ کام نہیں کرتی کہ کیا کروں اور کہاں جاؤں ! نا اُمیدی سے ایک آہ بھر کر ایک طرف کی راہ لی * اگر کہیں کوئی آدمی کی صورت نظر پڑتی تو ملِک صادق کا نام پوچھتا * وہ دیوانہ جانکر جواب دیتا کہ ہم نے تو اُسکا نام بھی نہیں سنا *

ایک روز پہاڑ پر جاکر میں نے بھی ارادہ کیا کہ اپنے تئیں گِراکر ضایع کروں - جوں مُستعد گرنے کا ہوا وہی سوار صاحبِ ذوالفقار برقع پوش آ پہنچا اور بولا - کیوں تو اپنی جان کھوتا ہی ؟ آدمی پر دُکھہ درد سب ہوتا ہی - اب تیرے برے دن گئے اور بھلے دن آئے - جلد روم کو جا - تین شخص ایسے ہی آگے گئے ہیں - اُنسے مُلاقات کر اور وہاں کے سلطان سے مِل - تم پانچوں کا مطلب ایک ہی جگہہ ملیگا * اِس فقیر کی سیر کا یہہ ماجرا ہی جو عرض کیا * بارے بشارت سے مولا مُشکل کُشا کی مُرشدوں کے حضور میں آ پہنچا ہوں - اور بادشاہ ظِلُّ الله کی بھی مُلازمت حاصل ہوئی چاہیئے کہ سبکی خاطر جمع ہو *

یے باتیں چار درویش اور بادشاہ میں ہو رہیں تھیں کہ اِتنے میں ایک محلّی بادشاہ کے محل میں سے دوڑا آیا اور مُبارک باد کی تسلیمیں پادشاہ کے حضور بجا لایا اور عرض کی * کہ اِس وقت شاہزادہ پیدا ہوا کہ آفتاب و مہتاب اُس کے حُسن کے روبرو شرمِندہ ہیں * پادشاہ نے مُتعجّب ہوکر پوچھا کہ ظاہر میں تو کسی کو حمل نہ تھا - یہہ آفتاب کس کے بُرج حمل سے نمود ہوا ؟ اُسنے

التماس کیا کہ ماہ رو خواص جو بہت دنون سے غضب پادشاہی مین پڑي تھي - بیکسون کي مانند ایک کونے مین رھتي تھي اور مارے ڈر کے اسکے نزدیک کوئي نجاتا نہ احوال پوچھتا تھا - اسپر یہہ فضل الہي ہوا کہ چاند سا بیٹا اسکے پیٹ سے پیدا ہوا *

پادشاہ کو ایسي خوشي حاصل ہوئي کہ شاید شادي مرگ ہوجاوے * چارون فقیرون نے بہت دُعا دي - کہ بھلا بابا ! تیرا گھر آباد رہے اور اسکا قدم مُبارک ہو - تیرے سائے کے تلے بوڑھا بڑا ہو * پادشاہ نے کہا یہہ تمہارے قدم کي برکت ہي - و اِلّا اپنے تو شان گمان مین بھي یہہ بات نہ تھي - اجازت ہو تو جاکر دیکھون * درویشون نے کہا - بسم اللہ سدھارئے * پادشاہ محل مین تشریف لے گئے - شاہزادے کو گود مین لیا اور شُکر پروردگار کي جناب مین کیا - کلیجا ٹھنڈا ہوا * وونہین چھاتي سے لگائے ہوئے لاکر فقیرون کے قدمون پر ڈالا * درویشون نے دُعائین پڑھکر جھاڑ پھونک دیا * پادشاہ نے جشن کي تیّاري کي - دوھري نوبتین جھڑنے لگین - خزانے کا مُنھہ کھول دیا - داد و دِہش سے ایک کوڑي کے مُحتاج کو لکھہ پتي کر دیا - ارکان دولت جتنے تھے سبکو دو چند جاگیر و منصب کے فرمان ہوگئے * جِتنا لشکر تھا اُنھین پانچ برس کي طلب اِنعام ہوئي * مشایخ اور اکابر کو مدد معاش اور التمغا عِنایت ہوا - بے نواؤن کے میتے اور تُکر گداؤن کے چھلے اشرفي اور روپیون کي کھچڑي سے بھر دیئے - اور تین برس کا خزانہ رعیّت کو معاف کیا - جو کچھہ بووین جوتین دونون حِصّے اپنے گھرون مین اُٹھا لیجائین

تمام شہر میں ہزاری بزاری کے گھروں میں جہاں دیکھو وہاں تھئی تھئی ناچ ہو رہا ہی - مارے خوشی کے ہر ایک ادنیٰ اعلیٰ پادشاہ وقت بن بیٹھا * عین شادی میں ایکبارگی اندرون محل سے رونے پیٹنے کا غُل اُٹھا - خواصین اور تُرکنیاں اور اُردا بیگنیاں اور محلّی خوجے سر میں خاک ڈالتے ہوئے باہر نکل آئے اور پادشاہ سے کہا - کہ جسوقت شہزادے کو نہلا دُھلاکر دائی کی گود میں دیا ایک ابر کا ٹُکرا آیا اور دائی کو گھیر لیا * بعد ایک دَم کے دیکھیں تو انکا بے ہوش پڑی ہی - اور شہزادہ غایب ہو گیا * یہہ کیا قیامت ٹوٹی ! بادشاہ یہہ تعجّبات سُنکر حیران ہو رہا - اور تمام مُلک میں واویلا پڑی * دو دن تک کسو کے گھر ہانڈی نہ چڑھی - شہزادے کا غم کھاتے اور اپنا لہو پیتے تھے - غرض زندگانی سے لاچار تھے جو اسطرح جیتے تھے *

جب تیسرا دن ہوا - وہی بادل پھر آیا اور ایک پنگھولا جڑاؤ موتیوں کی توڑ پڑی ہوئی لایا * اُسے محل میں رکھکر آپ ہَوا ہُوا * لوگوں نے شہزادے کو اُس میں انگوٹھا چوستے ہوئے پایا * پادشاہ بیگم نے جلدی بلائیں لیکر ہاتھوں میں اُٹھا چھاتی سے لگایا - دیکھا تو کُرتا آب رواں کا موتیوں کا دردامن ٹکا ہوا گلے میں ہی - اور اُسپر شلوکا تمامی کا پہنایا ہی - اور ہاتھہ پاؤں میں کھڑوے مُرصّع کے اور گلے میں ہیکل نورتن کی پڑی ہی - اور جُھنجُھنا چسنی چٹّے بٹّے جڑاؤ دھرے ہیں * سب مارے خوشی کے واری پھیری ہونے لگیں - اور دعائیں دینے لگیں کہ تیری ماں کا پیٹ ٹھنڈا رہے - اور تو بوڑھا آڑھا ہو *

پادشاہ نے ایک بڑا محل نیا تعمیر کرواکر اور فرش بچھوا اُس میں درویشوں کو رکھا * جب سلطنت کے کام سے فراغت ہوتی تب آ بیٹھتے - اور سب طرح سے خدمت اور خبر گیری کرتے - لیکن ہر چاند کی نوچندی جُمعرات کو وہی پارۂ ابر آتا - اور شہزادے کو لے جاتا * بعد دو دن کے تُحفہ کھلونے اور سوغاتیں ہر ایک مُلک کی اور ہر ایک قسم کی شہزادے کے ساتھہ لے آتا جنکے دیکھنے سے عقل انسان کی حیران ہو جاتی * اِسی قاعدے سے پادشاہزادے نے خیریت سے ساتویں برس میں پاؤں دیا * عین سالگرہ کے روز پادشاہ آزاد بخت نے فقیروں سے کہا - سائیں اللہ ! کچھہ معلوم نہیں ہوتا کہ شہزادے کو کون لیجاتا ہی - اور پھر دے جاتا ہی - بڑا تعجّب ہی - دیکھیئے انجام اِس کا کیا ہوتا ہی * درویشوں نے کہا ایک کام کرو - ایک شُقّہ شوقیہ اِس مضمون کا لکھہ کر شہزادے کے گہوارے میں رکھدو - کہ تُمہاری مہربانگی اور محبّت دیکھکر اپنا بھی دل مُشتاق مُلاقات کا ہوا ہی * اگر دوستی کی راہ سے اپنے احوال کی اِطّلاع دیجیئے تو خاطر جمع ہو اور حیرانی بالکل دفع ہو * پادشاہ نے موافق صلاح درویشوں کی افشانی کاغذ پر ایک رُقعہ اُسی عبارت کا ترقیم کیا اور مہدِ زرّیں میں رکھہ دیا *

شہزادہ بموجب قاعدۂ قدیم کے غائب ہوا - جب شام ہوئی آزاد بخت درویشوں کے بستروں پر آکر بیٹھے اور کلمہ کلام ہونے لگا * ایک کاغذ لپٹا ہوا پادشاہ کے پاس آ پڑا - کھول کر پڑھا - تو جواب اُسی شُقّے کا تھا - یہی دو سطریں لکھی تھیں - کہ ہمیں بھی

اپنا مُشتاق جانئے - سواري کے لیئے تخت جاتا هی - اِس وقت اگر تشریف لائیے تو بہتر هی - باهم مُلاقات هو - سب اسباب عیش و طرب کا مہیّا هی - صاحب هي کي جگہہ خالي هی ٭ پادشاہ آزاد بخت درویشون کو همراہ لیکر تخت پر بیٹھے - وہ تخت حضرت سلیمان کے تخت کي مانند هوا پر چلا ٭ رفتہ رفتہ ایسے مکان پر جا اُترے کہ عمارت عالیشان اور تیّاري کا سامان نظر آتا هی - لیکن یہہ معلوم نہیں هوتا کہ یہان کوئي هی یا نہیں ٭ اتنے میں کسونے ایک ایک سلائي سُلیماني سُرمے کي اُن پانچون کي آنکھون میں پھیر دي ٭ دو دو بوندین آنسو کي ٹپک پڑین - پریون کا اکھاڑا دیکھا کہ اِستقبال کي خاطر گُلاب پاشین لیئے هوئے اور رنگ برنگ کے جوڑے پہنے هوئے کھڑا هی ٭

آزاد بخت آگے چلے - تو دو رویہ هزارون پریزاد مودّب کھڑے هیں - اور صدر میں ایک تخت زُمرّد کا دهرا هی - اُسپر ملک شہبال شاہرخ کا بیٹا تکئے لگائے بڑے تُزُک سے بیٹھا هی - اور ایک پریزاد لڑکي رو برو بیٹھي شہزادہ بختیار کے ساتھہ کھیل رهي هی - اور دونون بغل میں کرسیان اور صندلیان قرینے سے بچھي هیں - اُن پر عُمدہ پریزاد بیٹھے هیں ٭ ملک شہبال بادشاہ کو دیکھتے هي سروقد اُٹھا اور تخت سے اُترکر بغل گیر هوا اور هاتھہ میں هاتھہ پکڑے اپنے برابر تخت پر لاکر بٹھایا - اور بڑے تپاک اور گرم جوشي سے باهم گفتگو هونے لگي ٭ تمام روز هنسي خوشي کھانے اور میوے اور خوشبوئي کي ضیافت رهي - اور راگ رنگ سُنا کیئے ٭ دوسرے دن جب پھر دونون بادشاہ جمع هوئے - شہبال نے بادشاہ

سے درویشوں کے ساتھہ لانے کي کیفیت پوچھي *

بادشاہ نے چاروں بے نواؤں کا ماجرا جو سُنا تھا مفصّل بیان کیا اور سفارش کي اور مدد چاھي - کہ اِنھوں نے اِتني محنت اور مُصیبت کھینچي ھی - اب صاحب کي توجّہ سے اگر اپنے اپنے مقصد کو پہنچیں تو ثواب عظیم ھی - اور مُخلِص بھي تمام عُمر شُکر گُذار رھیگا - آپ کي نظرِ توجّہ سے اِن سب کا بیڑا پار ھوتا ھي * ملک شہبال نے سُنکر کہا بسرو چشم - میں تمہارے فرمانے سے قاصر نہیں * یہہ کہکر نگاہِ گرم سے دیووں اور پریوں کي طرف دیکھا - اور بڑے بڑے جِن جو جہاں سردار تھے اُن کو نامے لکھے - کہ اِس فرمان کے دیکھتے ھي اپنے تئیں حضور پر نور میں حاضر کرو - اگر کسي کے آنے میں توقّف ھوگا تو اپني سزا پاویگا - اور پکڑا ھوا آویگا - اور آدم زاد خواہ عورت خواہ مرد جس کے پاس ھو اُسے اپنے ساتھہ لیئے آوے * اگر کوئي پوشیدہ کر رکھیگا اور ثاني الحال ظاھر ھوگا - تو اُس کا زن و بچہ کولھو میں پیرا جایگا اور اُسکا نام و نشان باقي نرھیگا *

یہہ حکم نامہ لیکر دیو چاروں طرف مُتعیّن ھوئے * یہاں دونوں پادشاھوں میں صُحبت گرم ھوئي اور باتیں اِختلاط کي ھونے لگیں * اُسمیں ملک شہبال درویشوں سے مُخاطِب ھوکر بولا - کہ اپنے تئیں بھي بڑي آرزو لڑکے ھونے کي تھي - اور دل میں یہہ عہد کیا تھا کہ اگر خدا بیٹا دے یا بیٹي تو اُس کي شادي بني آدم کے بادشاہ کے یہاں جو لڑکا پیدا ھوگا اُس سے کرونگا * اِس نیّت کرنے کے بعد معلوم ھوا کہ پادشاہ بیگم پیٹ سے ھیں *

بارے دس اور گھڑیاں اور مہینے گنتے گنتے پورے دن ہوئے - اور یہہ لڑکی پیدا ہوئی موافق وعدے کے تلاش کرنے کے واسطے عالم جنّات کو میں نے حکم کیا کہ چار دانگ دُنیا میں جُستجو کرو - جس پادشاہ یا شہنشاہ کے یہاں فرزند پیدا ہوا ہو اُسکو بہ جنس احتیاط سے جلـد اُٹھاکر لے آو * وونہیں بموجب فرمان کے پریزاد چاروں سمت پراگندہ ہوئے - بعد دیر کے اِس شہزادے کو میرے پاس لے آئے *

میں نے شُکر خدا کا کیا اور اپنی گود میں لے لیا - اپنی بیٹی سے زیادہ اُسکی محبّت میرے دل میں پیدا ہوئی * جی نہیں چاھتا کہ ایک دم نظروں سے جُدا کروں - لیکن اِس خاطر بیھج دیتا ہوں - کہ اُسکے ما باپ نہ دیکھینگے تو اُنکا کیا احوال ہوگا * لہذا ہر مہینے میں ایک بار منگا لیتا ہوں - کئی دن اپنے نزدیک رکھہ کر پھر بیھج دیتا ہوں * اِنشاء اللہ تعالی اب ہمارے تمہارے مُلاقات ہوئی اُسکی کتخدائی کر دیتا ہوں - موت حیات سبکو لگی پڑی ہی - بھلا جیتے جی اِنکا سہرا دیکھہ لیں *

پادشاہ آزادبخت نے باتیں ملک شہبال کی سُنکر اور اُسکی خوبیاں دیکھکر نہایت محظوظ ہوئے اور بولے - پہلے ہم کو شہزادے کے غایب ہو جانے اور پھر آنے سے عجب عجب طرح کے خطرے دل میں آتے تہے - لیکن اب صاحب کی گفتگو سے تسلّی ہوئی * یہہ بیٹا اب تمہارا ھی - جس میں تمہاری خوشی ہو سو کیجیئے * غرض دونوں پادشاہوں کی صُحبت مانند شکر و شیر کے رہتی اور عیش کرتے * دس پانچ دن کے عرصے میں بڑے بڑے

پادشاہ گلستان ارم کے اور کوہستان کے اور جزیروں کے (جنکي طلب کي خاطر لوگ تعینات ہوئے تہے) سب آکر حضور میں حاضر ہوئے * پہلے ملک صادق سے فرمایا کہ تیرے پاس جو آدمزاد ہی حاضر کر * اُس نے نہیت غم و غُصّہ کہاکر لاچار اُس گُلعزار کو حاضر کیا - اور ولایت عُمّان کے پادشاہ سے شہزادي جن کي (جسکے واسطے شہزادہ مُلک نیم روز کا گاو سوار ہوکر سودائي بنا تہا - مانگي * اُسنے بہي بہت سي عذر معذرت کرکے حاضر کي * جب پادشاہ فرنگ کي بیٹي اور بہزاد خان کو طلب کیا سب مُنکر پاک ہوئے اور حضرت سلیمان کي قسم کہانے لگے *

آخر دریاے قُلزم کے پادشاہ سے جب پوچہنے کي نوبت آئي - تو وہ سر نیچا کرکے چپ ہو رہا * ملک شہبال نے اُسکي خاطر کي - اور قسم دي اور اُمید وار سرفرازي کا کیا اور کچہہ دہونس دہڑکا بہي دیا * تب وہ بہي ہاتہہ جوڑ کر عرض کرنے لگا - کہ پادشاہ سلامت ! حقیقت یہہ ہی کہ جب پادشاہ اپنے بیٹے کے اِستقبال کي خاطر دریا پر آیا - اور شہزادے نے مارے جلدي کے گہوڑا دریا میں ڈالا - اِتّفاقاً میں اُس روز سیر و شکار کي خاطر نکلا تہا * اُس جگہہ میرا گُذر ہوا - سواري کہڑي کرکے یہہ تماشا دیکہہ رہا تہا - اِس میں شہزادي کو بہي گہوڑي دریا میں لے گئي * میري نگاہ جو اُسپر پڑي دل بے اختیار ہوا - پریزادوں کو حکم کیا کہ شہزادي کو بمعہ گہوڑي لے آؤ * اُسکے پیچہے بہزاد خان نے گہوڑا پہینکا - جب وہ بہي غوطے کہانے لگا اُس کي دلاوري اور مردانگي پسند آئي - اُس کو بہي ہاتہوں

هاتهه پکڑ لیا * آندونون کو لیکر مین نے سواری پھیری - سو وے دو نون صحیح سلامت میرے پاس موجود هین *

یهه احوال کهکـــر دونون کو روبرو بُلایا - اور سُلطـــانِ شام کي شهزادی کي تلاش بهت کي - اور سبهون سے بسختي و مُلایمت استفسار کیا - لیکن کسو نے حامي نه بهري اور نه نام و نشان بتایا * تب ملک شهبـال نے فرمایا که کوئي پادشاه یا سردار غیر حاضر بهي هی یا سب آچکے ؟ جنون نے عرض کي که جهان پناه ! سب حضور مین آئے هین مگر ایک مُسلسل جادو (جسنے کوه قاف کے پردے مین ایک قلعه جادو کے علم سے بنایا هی) وه اپنے غرور سے نهین آیا هی - اور هم غُلامون کو طاقت نهین جو بزور اُسکو پکڑ لاوین - وه بڑا قلب مکان هی - اور وه خود بهي بڑا شیطان هی *

یهه سُنکر ملک شهبال کو طیش آیا اور لڑائي کي فوج جنّون اور عفریتون اور پریزادون کي تعینات کي اور فرمایا - اگر راستے مین اُس شهزادي کو ساتهه لیکر حاضر هو فبها و اِلا اُس کو زیر و زبر کرکے مشکین باندهه کر لے آؤ - اور اُس کے گڑهه اور ملک کو نیست نابود کرکے گدهے کا هَل پهروا دو * وهین حُکم هوتے هي ایسي کتني فوج روانه هوئي که ایک آدهه دن کے عرصے میـن ویسے جوش خروش والے سرکش کو حلقه بگوش کرکے پکڑ لائے - اور حضور مین دست بسته کهڑا کیا * ملک شهبال نے هرچند سرزنش کرکر پوچها لیکن اُس مغرور نے سوائے نا کے هان نکي * نهایت کو غُصّے هو کر فرمایا که اِس مردود کے بند بند جُدا کرو - اور کهال کهینچ کر

بُھس بھرو - اور پریزادون کے لشکر کو تعیّن کیا کہ کوہ قاف مین جاکر ڈھونڈھہ ڈھانڈھہ کر پیدا کرو * وہ لشکر مُتعیّنه شہزادي کو بھي تلاش کرکے لے آیا - اور حضور مین پہنچایا * اُن سب اسیرون نے اور چارون فقیرون نے ملک شہبال کا حکم اور اِنصاف دیکھہ کر دُعائین دین اور شاد ھوئے - پادشاہ آزادبخت بھي بہت خوش ھوا * تب ملک شہبال نے فرمایا که مردون کو دیوان خاص مین اور عورتون کو پادشاھي محل مین داخل کرو - اور شہر مین آئینه بندي کا حُکم کرو اور شادي کي تیّاري جلدي ھو * گویا حکم کي دیر تھي *

ایک روز نیک ساعت اور مُبارک مہورت دیکھکر شہزادۂ بختیار کا عقد اپني بیٹي روشن اختر سے باندھا - اور خواجه زادۂ یمن کو دمِشق کي شہزادي سے بیاھا - مُلک فارس کے شہزادے کا نکاح بصرے کي شہزادي سے کر دیا - اور عجم کے پادشاہزادے کو فرنگ کي ملکه سے منصوب کیا - اور نیم روز کے پادشاہ کي بیٹي کو بہزاد خان کو دیا - اور شہزادہ نیم روز کو جن کي شہزادي حوالے کي - اور چین کے شہزادے کو اُس پیر مرد عجمي کي بیٹي سے (جو مِلک صادق کے قبضے مین تھي) کتخدا کیا * ھر ایک نامراد بدولت ملک شہبال کي اپنے مقصد اور مراد کو پہنچا * بعد اُسکے چالیس دن تک جشن فرمایا - اور عیش و عِشرت مین رات دن مشغول رھے *

آخر ملک شہبال نے ھر ایک پادشاہ زادے کو تُحفه اور سَوغاتین اور مال اسباب دے دے کر اپنے اپنے وطن کو رُخصت

کیا • سب به خوشي و خاطرجمعي روانه هوئے - اور به خیر و عافیت جا پهنچے اور پادشاهت کرنے لگے • مگر ایک بهزاد خان اور خواجه زاده یمن کا اپني خوشي سے پادشاه آزاد بخت کي رفاقت مین رهے • آخر یمن کے خواجه زادے کو خان سامان اور بهزاد خان کو میر بخشي شهزادۂ صاحب اقبال یعنے بختیار کي فوج کا کیا • جب تک جیتے رهے عیش کرتے رهے •

الهي ! جس طرح یهه چارون درویش اور پانچوان پادشاه آزاد بخت اپني مراد کو پهنچے - اسي طرح هر ایک نامراد کا مقصد دلي اپنے کرم فضل سے بر لا - به طفیل پنجتن پاک - دوازده امام چهاده معصوم (علیهم الصلواة و السلام) کے - آمین یا إله العالمین •

خاتمه کتاب مین

جب یهه کتاب فضل الهي سے اختتام کو پهنچي - جي مین آیا که اسکا نام بهي ایسا رکهون که اُسي مین تاریخ نکلے • جب حساب کیا تو باره سو پندره هجري کے آخر سال مین کهنا شروع کیا تها • باعث عدم فرصت کے باره سو ستره سن کے ابتدا مین انجام هوئي • اس فکر مین تها که دل نے کها باغ و بهار اچها نام هی - که هم نام و هم تاریخ اس مین نکلتي هی - تب مین

نے بھي نام رکھا - جو کوئي اسکو پڑھیگا گویا باغ کي سیر کریگا بلکہ باغ کو آفت خزاں کي بھي ھی - اور اِس کو نھیں - یہہ ھمیشہ سر سبز رھیگا *

ابیات

مُرتب ھوا جب یہہ باغ و بہار * تھی سن بارہ سو سترہ در شمار
کرو سیر اب اسکي تم رات دن * کہ ھی نام و تاریخ باغ و بہار
خزاں کا نھیں اسمیں آسیب کچھہ * ھمیشہ تر و تازہ ھی یہہ بہار
میرے خون دلسے یہہ سیراب ھی * اور لخت جگرکے ھیں سب برگ و بار
مجھے بھول جاوینگے سب بعد مرگ * رھی گا مگر یہہ سخن یادگار
اسے جو پڑھے یاد مجھکو کرے * یہي قاریوں سے مرا ھی قرار
خطا گر کہیں ھو تو رکھیو معاف * کہ پھولوںمیں پوشیدہ رھتا ھی خار
ھی اِنسان مرکب ز سہو و خطا * یہہ چوکیگا ھرچند ھو ھوشیار
میں اسکے سوا چاھتا کچھہ نھیں * یہي ھی دعا میري اي کردگار
تري یاد میں میں رھوں دمبدم * کٹے اِس طرح میرا لیل و نہار
نہ پرسشکي سختي ھو مجھپر کبھو * نہ شب گور کي اور نہ روز شمار
تو کونین میں لطف پر لطف رکھہ * خدایا بحق رسول کبار

تما شد